جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○

رجب المرجب
جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

اکتوبر
ستمبر ۲۰۰۰ء

پشاور
پاکستان

العصر

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ ___ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

زیر سرپرستی

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

مجلس ادارت

مدیر مسؤل

مفتی غلام الرحمٰن

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد

مفتی نجم الرحمٰن

نائب مدیر

مولانا ذاکر حسن نعمانی

قانونی مشیر

نثار خان ایڈووکیٹ

اکتوبر ۲۰۰۰ء — رجب المرجب ۱۴۲۱ھ — جلد ۶ شمارہ ۱۰

فہرست مضامین

جامعہ کی مجلس شوریٰ کی سالانہ کارکردگی	اداریہ	۲
مجالس القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۶
عالم اسلام کی معاشی استعداد کا صحیح استعمال	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۱
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۱۸
تبصرہ کتب	حافظ احسان الرحمٰن	۲۲
کاروائی مجلس شوریٰ برائے سال نمبر ۹	مولانا حمید اللہ جان	۲۴
قرآن مجید کی روشنی میں انسان اور انسانیت	مولانا سعید الدین شیر کوٹی	۲۹

پوسٹ بکس نمبر ۲۰۹ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس نمک منڈی بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع

گھر انسان کی بنیادی ضرورت ہے خود اور اپنی اولاد کے آرام و سکون
ہر ایک گھر بنانے کی کوشش میں رہتا ہے زندگی بھر ایک گھر کی تعمیر ا
واحد آرزو اور تمنا ہوتی ہے لیکن کیا ہم نے کبھی یہ سوچا کہ دنیا کی
زندگی کی نسبت سے ہمیں قیامت کی ابدی زندگی میں بہتر سے گھر
ضرورت ہے یہاں تو پھر بھی ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں کرا
مکان میں زندگی کی صبح و شام تمام ہو سکتی ہے لیکن قیامت میں کرایہ دا
نظام نہیں پایا جاتا

آئیے بغیر سوچے فیصلہ کیجئے

کہ ہمیں جنت میں گھر بنانا ضروری ہے اس کے لئے آپ ارض پر
کر یا کسی دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لیکر اپنی آرزو پوری سکتے ہیں۔
سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ نے بنات اسلام کے لئے ﴿مدرسہ ہ فاطمہؓ﴾
عظیم منصوبہ پر کام شروع کر کے دو مراحل میں جامعہ کے ساتھ ساتھ
مرلہ کا پلاٹ تقریباً دس لاکھ روپے میں خرید کر مسلمانوں کو جنت میں گ
بنانے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ زر زمین کا یہ ناقابل تحمل بوجھ اٹھانے
کو شش مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت میں دل کھول کر حصہ لیں۔

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

Scanned with CamScanner

صدائے عصر اداریہ

جامعہ کی مجلس شوری کی فعال کارکردگی

مختلف الجہات کام جس میں عمل کے لئے فرض، واجب یا سنت ہونے سے ایک جہت متعین نہ ہو ہر جانب اختیار کرنے کی گنجائش ہو اور کسی پہلو اختیار کر خیر و شر دونوں کا احتمال ہو ایسی حالت میں مخلص، عقلمند مسلمان سے مشورہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ مشورہ کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے عملی میدان میں صحابہ کرام کو ہر مسئلہ کے مشورہ میں شریک رکھا جبکہ تائید ہوتے ہوئے آپ کو مشورہ کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔

بحمداللہ جامعہ عثمانیہ نے روز اول سے اس کا اہتمام کر کے ایک فعال مجلس کی نگرانی میں اپنا عملی سفر جاری رکھتے ہوئے معزز اراکین کے پر مغز مشورے اپ مشعل راہ سمجھا۔

ابتداء میں جامعہ کی مجلس شوری کی فہرست اکتالیس اراکین پر مشتمل تقریباً وہی حضرات ہیں جنہوں نے روز اول ہی سے ایک کمزور اور ضعیف آواز پر لبیک "ساعۃ العسرہ" میں قربانی پیش کی یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب جامعہ عثمانیہ کا نہ کوئی اور نہ کام! ایک خیالی پروگرام سے اتفاق کر کے اللہ تعالی کے مقدس دین کی خدمت کے میدان میں نکلے۔ کئی ایسے دوست احباب جو اخلاص کے دعویدار تھے اور کئی ایسے تلامذہ جو خدمت میں پیش پیش تھے لیکن جامعہ عثمانیہ کے ناقابل تحمل بوجھ اٹھانے میں ساتھ نہ دے سکے۔ رفتہ رفتہ جب جامعہ کے حلقہ خیر خواہاں اور محبین کا دائرہ وسیع ہوا اور جامعہ کی

تعلیمی سرگرمیاں بڑھنے لگیں تو اراکین کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ پانچویں تعلیمی سال سے دوسری فہرست یعنی تیس اراکین کا اضافہ کر کے یہ تعداد اکہتر تک پہنچ گئی۔ ان میں علماء کرام، فنی ماہرین اور دین کے لئے بے لوث خدمت کرنے کا جذبہ رکھنے والے معزز اراکین شامل ہیں۔ ان میں معقول تعداد ان حضرات کی ہے جنہوں نے سرکاری یا نیم سرکاری اداروں میں اہم مناصب پر فائز رہتے ہوئے تعمیری کارکردگی کے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ منصوبہ سازی اور کوئی کام چلانے میں خاص تجربہ رکھتے ہیں یہ حضرات راولپنڈی، ہزارہ، مردان، نوشہرہ اور پشاور سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجلس شوری کے رکن کی تجویز اساتذہ کرام کے مشورہ سے ہوتی ہے اور پھر مجلس شوری کے اجلاس میں ان کی رکنیت کی منظوری لی جاتی ہے۔ دو سال تک اجلاس میں بغیر کسی عذر کے مسلسل حاضری نہ دینے پر رکن کو معذور سمجھ کر اس کی جگہ دوسرے رکن کا انتخاب ہوتا ہے۔ فہرست اول میں سے کسی رکن کے جانے پر فہرست دوئم سے انتخاب ہوتا ہے اور فہرست دوئم میں اسکی جگہ اساتذہ کرام کے مشورہ پر نئے رکن کی نامزدگی ہوتی ہے یوں رکن کا انتخاب کئی مراحل سے گزر کر باقاعدہ مشورہ سے ہوتا ہے۔

مجلس شوری کے اراکین کا باقاعدہ اجلاس سال میں ایک دفعہ ہوتا ہے عموماً جمادی الثانیہ کے آخری عشرہ میں اس کا اجلاس بلایا جاتا ہے تاہم مجلس شوری کی منظوری سے سات معزز اراکین کی ایک جماعت ﴿مجلس اعلی﴾ کے نام سے بنائی گئی ہے جن سے رابطہ ہر وقت ممکن ہوتا ہے اس لئے جب کسی اہم مسئلہ پر مشورہ ہو تو مجلس اعلی کے اراکین سے رابطہ کر کے مسئلہ نمٹایا جاتا ہے اور پھر مجلس شوری سے اس کی منظوری لی جاتی ہے جامعہ کا باقاعدہ دستور ہے مجلس شوری جن امور کے بارے میں فیصلہ صادر کرتی ہے وہ باقاعدہ جامعہ کے دستور کا حصہ بن جاتا ہے۔

﴿مجلس شوری﴾ کی بنیادی ذمہ داری جامعہ کے تعلیمی تعمیری اور دسرے منصوبہ جات پر غور و خوض کر کے فیصلہ کرنا ہوتا ہے اس لئے سالانہ اجلاس میں عموماً سال رفتہ اور

سال رواں کی کارگزاری اور آئندہ تعلیمی سال کے لئے تخمینی بجٹ کی منظوری دی جا
ضروری ہے کہ مجلس شوری کے اراکین جامعہ کی ضروریات سے آگاہ ہوں اس لئے
شوری کے سامنے جو کاروائی رکھی جاتی ہے وہ در حقیقت مجلس تعلیمی کی سفارشات پر
ہوتی ہے مجلس شوری کے اجلاس سے قبل ﴿مجلس تعلیمی﴾ یعنی اساتذہ کی باخبر
سالانہ کارکردگی کی روشنی میں اپنی ایک مفصل رپورٹ تیار کر لیتی ہے کہ ہمارے ظروف
حالات کی روشنی میں کتنے طلباء کی مزید گنجائش ہے اور پھر ان کی ضروریات کی حد کیا ہے
کے لئے کتنے اساتذہ کی ضرورت ہے اور تعمیری میدان میں ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ ان
حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجلس تعلیمی طلباء کی تعداد اساتذہ یا دوسرے ملازمین کے
کی جو تجاویز پیش کرتی ہے اس کی روشنی میں بجٹ کا تخمینہ لگا کر ﴿مجلس شوری﴾ کے
رکھتی ہے پھر مجلس شوری اس رپورٹ کو معیار بنا کر مشورہ کر کے آئندہ سال کے
اخراجات کا جو میزانیہ پیش کرتی ہے وہ جامعہ کا بجٹ شمار ہوتا ہے۔

بجٹ کی تیاری میں نئے طلباء اور متوقع مہنگائی کے حالات کا بوجھ کا خیال ر
ہوئے تخمینہ لگایا جاتا ہے تاہم اگر نامساعد حالات کا سامنا ہو اور کسی مد میں مجوزہ انداز
زیادہ خرچ ہو تو شوری کے اجلاس میں اس کا معقول عذر پیش کر کے منظوری لی جاتی ہے
جہاں کہیں ایک مد میں اخراجات کم ہو کر کوئی رقم باقی بچے تو دوسری مد میں ضرورت کو مد
رکھتے ہوئے یہ رقم خرچ ہوتی ہے اور پھر شوری کے سامنے اس کی رپورٹ پیش کی جاتی
شوری کی ایک ذیلی کمیٹی ﴿مجلس محاسبہ﴾ کے نام سے موجود ہے جس کے ارکان کی تعداد
کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہوتے ہیں یہ کمیٹی سال کے نظام آمد خرچ کا تفصیلی م
کر کے اپنی رپورٹ تیار کرتی ہے۔ جانچ پڑتال کے دوران کہیں کوئی کمزوری سامنے آ
مجلس محاسبہ اپنی رپورٹ میں اس کا تذکرہ کرتی ہے اور یہی رپورٹ مجلس شوری کے سا
پیش ہوتی ہے۔

اللہ تعالی کا خاص کرم اور مہربانی ہے کہ اس نے جامعہ کے نظام چلانے کے

ایسے فعال اور باکردار اراکین کا انتخاب کر کے جامعہ کے جملہ دینی، علمی واصلاحی سرگرمیوں
میں پورے حلقہ خیر خواہان اور خاص کر اراکین شوری کو حصہ دار بنایا ہے۔

جامعہ ذوق رکھنے والے قارئین سے توقع رکھتا ہے کہ اسی میدان میں کارگزاری کو
مزید فعال بنانے کے لئے قابل قدر تجاویز پیش کر کے ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں یقیناً ہم اپنے
کرم فرماؤں کے قابل مفید تجاویز کے محتاج ہیں۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

غفرلہ عبدالرحمن عفی عنہ
۱۲/۷/۱۴۲۱ھ

مناسب فیس سے دانت کے علاج ومعالجہ کے لئے ماہر با اعتماد معالج
اور خدمت خلق کے حسین جذبہ سے سرشار عملہ کی خدمات حاصل
کرنے کے لئے بہترین مرکز
چمکنی ڈینٹل کلینک
Chamkani Dental Clinic
نزد شوال ہوٹل چوک سکندر پورہ پشاور شہر
فون: 220048

۳۳۵

334

محاسن القرآن

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ o

ترجمہ:- اور ہم نے جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چالیس رات (راز داری) کا وعدہ کیا پھر اس کے بعد تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا حالانکہ تم اس میں سراسر زیادتی کر رہے تھے پھر اس کے بعد بھی ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

محاسن:- احسان فراموشی پر معافی

فرعون کے مظالم سے چھٹکارا حاصل کر کے آزادی حاصل کرنے والی قوم کے لئے اگرچہ مصر میں رہتے ہوئے کسی قانون اور دستور کی ضرورت نہیں تھی اور نہ اقلیت میں رہنے والی جماعت مغلوب ہو کر کہیں اس کے بارے میں سوچتی ہے لیکن دریا پار کر کے ان کو آئین کی ضرورت پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چالیس رات تک کوہ طور پر رہنے کی ہدایت کی تاکہ لقاء ربانی سے مانوس ہو کر آگے جا کر بار نبوت کے تحمل میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانے کے بعد بنی اسرائیل نے اپنی کم ظرفی کا ثبوت دیکر (سامری) کی فنکاری سے متاثر ہو کر اس کے ہاتھ سے بنائے ہوئے بچھڑے کی عبادت شروع کی۔ یقیناً اس وقت یہودیوں کا یہ مشرکانہ کردار ناقابل معافی جرم تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے خصوصی مہربانی فرما کر بنی اسرائیل کو توبہ نکالنے کا سنہری مواقعہ فراہم کیا۔ تاکہ ان کی معافی خود ان کے حق میں ایمان کی تقویت اور تشکر کے اضافہ کا سبب بنے۔

اگرچہ گناہ بذات خود خالق کائنات سے بے وفائی کے مترادف ہے لیکن جہاں کہیں گناہ کے بعد دل سے توبہ نصیب ہو تو پھر گناہ توبہ کی وجہ سے احسانات کی فہرست میں اپنے لئے جگہ بنا

لیتی ہے۔ یہودیوں کی مذکورہ احسان فراموشی یقیناً بڑا جرم ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشی تو یہ گناہ ان کے حق میں نعمت غیر مترقبہ رہی اس لئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر انعامات کے ذیل اس کا ذکر کیا

ماحول کا اثر - بنی اسرائیل اگرچہ دامن نبوت سے وابستہ تھے ان کی تربیت محفل موسوی میں ہو رہی تھی - اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسب وعدہ کوہ طور پر جانے کے بعد حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی نیابت کی ذمہ داری قبول کی لیکن اس کے باوجود بنی اسرائیل کے گمراہ ہونے اور مشرکانہ طرز زندگی اپنانے میں بنیادی کردار اس ماحول کا تھا جس میں یہ لوگ صدیوں سے مبتلا تھے - مصر میں رہتے ہوئے ان کی اپنی ثقافت مٹ گئی تھی اور فرعونیوں کے طرز زندگی کا اثر ان پر غالب رہا بیاکہ عموماً اقلیت میں رہنے والی قوم اپنا تشخص کھو کر اکثریت والوں کی تہذیب و ثقافت کی تابع رہ جاتی ہے - فرعونیوں میں گائے کی عبادت عام تھی ان لوگوں کے دل ودماغ پر وہ کیفیت چھائی رہی اس لئے سامری نے جب بچھڑے کی شکل بنا کر اپنی فن کاری سے اس سے آواز نکالنے میں کامیاب ہوئے تو بنی اسرائیل کو اس کے سامنے سجدہ کرانے میں کسی زیادہ محنت کی ضرورت محسوس نہیں کی صرف چند الفاظ سے ترغیب دلا کر ان کو اپنا ہم مسلک بنایا اور ایسا ہم خیال ہوا کہ حضرت ہارونؑ کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں رہا۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ایک شخص کو برے ماحول سے نکال کر کسی روحانی محافل و مجالس میں بیٹھنے کا موقعہ فراہم کرتا ہے اور اس ماحول سے وابستگی پر اس کی زندگی بن جاتی ہے تو کٹے ہوئے ماحول سے تعلق نہ رکھے اور یا کسی گناہ چھوڑنے کی توفیق نصیب ہو تو پھر گزشتہ زمانہ کے گناہوں کا تذکرہ نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ اس میں یہ امکان رہتا ہے کہ گزشتہ ماحول یاد آنے پر کہیں اس سے متاثر نہ ہو اور بنی بنائی صلاحیت ضائع کر نہ بیٹھے

قمری نظام حساب کی اہمیت - اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوہ طور پر

صرف چالیس رات نہیں بلکہ دن بھی گزارنے پڑے ۔ لیکن اس کے باؤجود قرآن ﴿اربعین
لیلۃ﴾ یعنی چالیس راتوں کے عنوان سے تذکرہ کر رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی حکمتیں بہتر جانتا
ہے لیکن بظاہر یہ حکمت بھی ہو ممکن ہے کہ اس سے قمری کلینڈر کی اہمیت واضح ہو قمری
رات کی تبدیلی پر چلتا ہے چنانچہ غروب آفتاب کے بعد رات آئندہ دن کا تابع ہوتا ہے اس
لئے ہماری عبادات کا زیادہ تر دارومدار قمری نظام پر ہے شمسی کلینڈر کو اپنانا کوئی ناجائز
اس پر بھی بسا اوقات عمل کے بغیر چارہ نہیں رہتا لیکن پھر زیادہ اہمیت قمری نظام کو حاصل
نیز یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ باطن کی تبدیلی میں جہاں خلوت نشینی کا ایک خاص کردار
رات کے وقت دن کی نسبت سے زیادہ حاصل ہوتی ہے ۔ ایسا ہی آیت سے یہ اشارہ بھی
ہے کہ انسان کی تبدیلی میں چالیس کا ایک خاص اثر ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ کو پہلی
تیس دن کے لئے بلوایا گیا لیکن پھر دس دن کا اضافہ کر کے ملاقات کا وقت ایک چلہ کر دیا

واذاتینا موسی الکتاب والفرقان لعلکم تھتدون o

ترجمہ :۔اور (یہ بھی یاد کرو) جب ہم نے حضرت موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام کو حق وباطل کے
درمیان فرق کرنے والی کتاب (تورات) دی تاکہ تم (اس کے ذریعہ) سیدھی راہ پاؤ

محاسن ۔ دستور حیات کی فراہمی

یہ چھوٹے انعام کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی کمزوریوں سے درگذر کر کے
ان کو دستور حیات فراہم کرنے پر اپنی مہربانیاں جاری رکھیں اگرچہ خالق کائنات سے غداری
اور مشرکانہ کردار موعودہ قانون کے معطل کرنے کا مقتضی تھا لیکن پھر بھی اس قوم پر کرم و
مہربانی کے دروازے بند نہیں کئے بلکہ انعامات کا لامتناہی سلسلہ جاری رکھا ۔ ﴿الکتاب﴾ سے
تورات مراد ہے اس کے بعد ﴿الفرقان﴾ کے تذکرہ سے اس کی اہمیت واضح کی گئی کہ یہ
کتاب حق و باطل کے معرکہ میں اپنی حقانیت ثابت کر کے حق وباطل اور وفادار و غدار کے
درمیان تمیز کرائی گئی ۔ ایسی صورت میں یہ عطف بیان ہوگا لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے

معجزات کی وہ طویل فہرست مراد ہو جس کے ذریعہ حضرت موسیٰ کی حقانیت واضح ہو کر آپ
کو پیغمبر ماننے کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں رہا ۔
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات کی فراہمی میں بنیادی مقصد بنی اسرائیل کو راہ راست
پر چلانا تھا تاکہ اس کتاب کی روشنی میں ان کی ہدایت کے فیصلے ہوں اس لئے علوم نبوی کا
ہدف انسان بنانا ہوتا ہے ۔ آسمانی علوم میں صنعت و حرفت یا دوسرے معاشرتی ضروریات کی
تعلیم نہیں دی جاتی کہ یہ چیزیں تم کیسے پیدا کرو گے ؟ یہ انسان کی ضرورت ہے اور ضرورت
خود اپنے وجود کے لئے راستہ متعین کرتی ہے اس میں وحی کی رہبری ضروری نہیں تاہم
ضروریات کا طریقہ استعمال چونکہ شریعت کا حصہ ہے اس لئے ان چیزوں سے شریعت میں
جہاں بحث ہوتی ہے وہ استعمال کی کیفیت کی نشاندہی ہے یہی وجہ ہے کہ معاشرتی حالات کے
مطابق ضروریات کا وضع قطع ، شکل و صورت عموماً یکساں نہیں رہتی جبکہ آسمانی علوم کا تشخص ،
مرور زمانہ یا حالات کی تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتا ۔ اس لئے دینی مدارس میں عصری علوم کا
اہتمام نہ ہونا ان کی کمزوری نہیں بلکہ یہ اپنے مقاصد کو مضبوطی سے تھامنے کی دلیل ہے ۔
آسمانی علوم (قرآن و حدیث) سمجھنے کی جو ضروریات ہوں مدارس نے وہ چیزیں نصاب میں
رکھی ہیں ان کا اہتمام ہوتا ہے لیکن جن کا اہداف سے دور کا تعلق نہ ہو اس میں منہمک رہنا
مناسب نہیں البتہ عصری علوم اگر ضرورت کے درجہ میں لئے جائیں تو اس میں کوئی قباحت
نہیں بشرطیکہ اس سے بنیادی اہداف متاثر نہ ہوں ۔ آج کل کئی لوگ مدارس عربیہ کے
نصاب کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اس میں کمزوریاں نکالتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مدارس میں
قدیم زمانہ کی تعلیم دی جاتی ہے یہ حالات سے ہم آہنگ نہیں مدارس پر یہ اعتراض علوم
ساویہ سے ناواقفیت کی دلیل ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مدارس میں قدیم علوم کی تعلیم
دی جاتی ہے لیکن یہی تو مدارس کا مقصد ہے کیونکہ دین ہمارا پرانا ہے یہ تو وہی دین ہے جو چودہ
سو سال قبل صحابہ کرام کے دور میں تھا قیامت تک دین یہی رہے گا اس میں جدت ناقابل
برداشت بلکہ ناممکن ہے ۔ تاہم ارباب مدارس کے لئے حالات پر نظر رکھنا ضروری ہے آج

Scanned with CamScanner

اس کی ضرورت ہے کہ عصری تقاضوں کا احساس کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے
عمل کی تعین کریں اس لئے اگر عصری علوم ضرورت کے درجہ میں رکھے تو اس
نہیں لیکن یہ میدان بہت باریک ہے ایسا نہ ہو کہیں ضرورت کو مقصد اور مقاصد
جان کر الٹا سفر شروع کیا جائے چنانچہ یہی خطرہ قدم بقدم محسوس ہوتا ہے اور
رکاوٹ ہے کہ عصری علوم مدارس عربیہ کی سرگرمیوں کی فہرست میں اپنے لئے جگہ
سکے۔

عالم اسلام کی معاشی استعداد کا صحیح استعمال

مفتی ذاکر حسن نعمانی

عالم اسلام کے معاشی بحران کے کئی اسباب ہیں۔ تقریباً ہر اسلامی ملک کی معاشی پالیسی اس کے اختیار میں نہیں۔ اور نہ کسی ملک میں صحیح اسلامی معاشی نظام موجود ہے اور نہ کسی ملک کو آج تک صحیح اسلامی قیادت میسر ہوئی ہے۔ تمام امور میں یورپ اور امریکہ کا تسلط ہے۔ بظاہر ہر اسلامی ملک آزاد ہے۔ لیکن سیاسی اور معاشی پالیسیوں کے لحاظ سے مکمل طور پر غلام ہے۔ حالانکہ معاشی استعداد کے لحاظ سے پورے عالم اسلام میں کوئی کمی اور خامی نہیں۔ بد قسمتی سے صاحبان اختیار و اقتدار کو اس استعداد کے صحیح استعمال کی توفیق نہیں ملتی۔

اس استعداد کی دو بڑی بڑی قسمیں ہیں

(۱) **قدرتی غیر اختیاری استعداد**:- پاکستان زراعت کے لئے موزوں ملک ہے۔ نہری آب پاشی کا دنیا میں سب سے بڑا نظام ہمارے ملک میں ہے۔ پنجاب اور سرحد کے پہاڑی علاقوں میں اچھی اچھی چراگاہیں ہیں۔ نہایت اعلیٰ قسم کے چاول اور روئی پاکستان میں پیدا ہوتی ہے۔ کھیلوں کے سامان کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے یہ سامان سیالکوٹ میں نسلی پیشہ والے بناتے ہیں۔ یہاں فٹ بال، والی بال، ہاکی، ریکٹ، کرکٹ اور کیرم بورڈ وغیرہ بنتے ہیں۔ سیالکوٹ اور وزیر آباد کے لوگ آلات جراحی کے فن میں مشہور ہیں۔ دریائے سندھ کی ریت میں یورینیم کے ذرات ملتے ہیں۔ باسمتی چاول بیرون دنیا بھیجا جاتا ہے پاکستان کا شتکاری میں مشہور ہے۔ ہر سال ہزاروں ٹن چاول بر آمد کرتا ہے۔ پاکستانی جھینگے کی مانگ بھی دنیا میں بڑھ رہی ہے۔ بلوچستان کا ساحلی علاقہ مچھلی اور جھینگے کے لئے عالمی شہرت رکھتا ہے پاکستان کے بنے ہوئے شربت، اچار، چٹنیاں اور مربے باہر خصوصاً عرب میں پسند کئے جاتے ہیں۔
لمبے ریشے والی کپاس زیادہ پیدا ہوتی ہے یہ پاکستان کی اہم بر آمدی جنس ہے۔ پاکستانی کپڑا دنیا

بھر میں مشہور ہے۔اسی طرح کھیوڑہ کی نمک کی کانیں دنیا بھر میں مشہور …
ہنزہ سے زمرد اور لعل نکالتے جاتے ہیں۔

جنوبی افریقہ – یہاں سونے اور ہیرے کی کانیں موجود ہیں

انڈونیشیا – قلعی اور ٹن کی پیداوار کے لئے دنیا بھر میں اہم مقام رکھتا ہے … بھی قلعی ربڑ اور ٹن پایا جاتا ہے۔انڈونیشیاء میں پٹرول بھی کافی ہے۔

ترکی – یہاں ٹنگسٹن پایا جاتا ہے

کانگو میں تانبا زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔

بنگلہ دیش – دنیا میں زیادہ پٹ سن بنگلہ دیش میں پیدا ہوتی ہے۔چائے کی … بڑے باغات ہیں۔

کویت اور عراق تیل کے لئے مشہور ہے۔سوڈان اور مصر میں اعلی قسم کی … ہوتی ہے۔

ترکی، لبنان، شام، مراکش، الجزائر، فلسطین کے خطے پھلوں کے لئے مشہور ہیں۔ انجیر، خوبانی، انگور، سنگترے، انار، بادام، لیموں اور مالٹے وغیرہ

سعودی عرب میں تیل زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

قدرتی استعداد کی ایک خاص قسم – اللہ تعالی نے دنیا کے ہر خطے کی … مختلف قسم کی فطری، عقلی اور فکری اعلی استعداد والوں کو پیدا کیا ہی۔دماغ پر کسی ملک کی … نہیں اور نہ اعلی دماغ کسی ملک کی خصوصیت ہے۔بعض نادانوں کا خیال ہے کہ اعلی دماغ … شاید صرف یورپ اور ترقی یافتہ ممالک میں پیدا ہوتے ہیں۔حالانکہ ایسا نہیں۔کسی … اعلی دماغ پر اجارہ داری اور قبضہ نہیں۔کسی بنجر، بیابان اور دور دراز کے علاقہ میں بھی اعلی … انسان پیدا ہو سکتا ہے۔لیکن غیر ترقی یافتہ ممالک اور علاقوں میں ان قوی اور جید … لوگوں کی تربیت اور پرورش کا کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا۔ایک عالی دماغ انسان اگر … مدرسے کا رخ نہ کرے۔کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہ کرے۔یا کسی فن کے …

… پنے تو یوں ہی زندگی کی مستعار گھڑیاں پوری کر کے عالم آخرت کی طرف سدھار جاتا … معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اس میت میں کیا خوبیاں تھیں۔ایک بادشاہ کو اگر … کی دکان پر بٹھادیا جائے تو کسی کو کیا معلوم کہ اس پان بیچنے والے میں حکمرانی کی استعداد … جود ہے۔پان کی دکان میں رہ کر اس کی تمام صلاحیتیں دب کر رہ جائیں گی۔بد قسمتی سے … ان میں ان ذی استعدادوں کی صلاحیتوں کو اختیاری طور پر دفن کیا جارہا ہے۔تمام تر توجہ … سہولتیں صرف شہروں کو دی جارہی ہیں۔دیہات میں قابل جوہر وسائل کی محرومی کی … ضائع ہو رہے ہیں۔حالانکہ دیہات شہروں کے لئے اصل ہیں۔تمام شہر ان دیہات … بنے ہیں۔پھر شہروں میں بھی ایسی پالیسیاں ہیں۔جہاں صرف مالدار اور عہدیداروں کے … ہر میدان میں آگے بڑھتے ہیں۔مختلف میڈیم کے مہنگے مہنگے سکول ہیں۔غریب اور ذہین … زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہو سکتے۔پرائمری سے لیکر انٹر تک گورنمنٹ تعلیمی اداروں … معیار اور کارکردگی انتہائی ناقص ہو گئی ہے۔غریب طلباء سب انہی سرکاری ناقص اداروں … تعلیم حاصل کرتے ہیں جس کی وجہ سے بے شمار قابل جوہر ضائع ہو رہے ہیں۔اگر کوئی … انتہائی ذہین بچہ ان اداروں سے نکل کر میڈیکل کالج یا انجینئرنگ کالج تک پہنچ جائے تو یہ اس … کی خوش قسمتی اور اعلی تعلیمی اداروں کے قابضین اور اجارہ داروں کی بنائی گئی سیل بند … پالیسیوں والے نظام میں کسی غلطی کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ بچہ کیسے آخری صف سے صف اول … میں پہنچ گیا۔یورپ اور ترقی یافتہ ممالک میں جو ذہین اور کار آمد لوگوں کی بہتات ہے تو اس کی … وجہ یہ ہے کہ اعلی دماغ اور ذی استعداد لوگوں کی قدر ہے ان کی ہر قسم کی صلاحیتوں کے اجاگر … کرنے کے لئے مختلف میدان مہیا کئے ہیں۔بلکہ بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ امریکہ میں … خود اپنے قابل جوہر اور اعلی دماغ اور صلاحیتوں والے کم ہیں۔امریکہ پوری دنیا سے اعلی دماغ … والوں کو جمع کرتا ہے۔جس کی وجہ سے ان کو فائدہ بھی مل رہا ہے اور ہر میدان میں کج کلاہ نظر آرہا ہے۔

(۲) مصنوعی اختیاری استعداد … استعداد بذات خود کوئی چیز نہیں بلکہ

غیر اختیاری قدرتی استعداد کے صحیح استعمال اور تربیت سے مفید کار آمد اور اعلیٰ […] وجود میں آتے ہیں - قدرتی وسائل کو صحیح اور مفید پالیسیوں کے تحت استعمال کر […] صنعت، زراعت اور تجارت میں انتہائی ترقی ہو سکتی ہے - اعلیٰ دماغوں کی صحیح اور منظم […] سے اعلیٰ پائے کے ڈاکٹر، انجینئر اور سائنسدان وغیرہ پیدا ہوں گے -

ان اعلیٰ کرداروں کی دوران تعلیم ایسی تربیت کی جائے کہ ان میں ملک […] ملت اسلامیہ بلکہ پوری انسانیت کی خدمت کا جذبہ ہو - ناقص تربیت یا بد قسمتی کی […] بعض اعلیٰ کرداروں کا مطمع نظر صرف پیٹ ہوتا ہے - گویا ان کی ساری تگ و دو […] خدمت نہیں بلکہ نظریہ پیٹ ہے - حالانکہ ہر ماہر فن کو چاہیئے کہ اپنے پیشہ کے […] منسلک رہ کر عملی پریکٹس اور مشق کے ساتھ ساتھ تحقیق و ریسرچ بھی اپنے شعبہ […] رکھے - حالانکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مختلف پیشوں میں وابستہ بڑے بڑے نامور اپنے […] میں اپنی فن کی ترقی کے لئے تحقیق و مطالعہ کو بالکل خیر باد کہہ چکے ہیں - ترقی یافتہ ممالک […] تمام نامور اپنے اپنے شعبوں میں دن رات تحقیق و ریسرچ میں مشغول رہتی ہیں جس کی […] سے ان کے ہاں وہ فن ترقی بھی کرتا ہے اور مزید ماہرین فن بھی پیدا ہوتے ہیں - ہمارے […] ایسے افراد کی بھی کمی نہیں کہ حصول ڈگری کے بعد موت تک اپنے فن کی کتاب کو ہاتھ […] لگاتے - بعض اسلامی ممالک میں فن کی ناقدری کی وجہ سے ماہرین فن کسی دوسرے ممالک […] رخ کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی خدمات دوسرے ملک کی نظر ہو جاتے ہیں -

تجاویز - (۱) تقریباً ہر ملک میں بعض پیشے نسلی طور پر قائم و دائم رہتے ہیں - ان نسلی […] والوں کا خوب خیال رکھا جائے - ان کی مطلوبہ ضروریات کو پورا کر کے ان کے پیشہ […] وسعت اور نکھار پیدا کیا جائے تاکہ تیار کردہ اشیاء کی کوالٹی کا معیار خوب بلند ہو جائے […] پیشہ کو دوام نصیب ہو - اس طرح ان نسلی پیشہ وروں کو موقع دیا جائے کہ دیگر اسلامی ممالک […] میں بھی اپنے فن کو رواج دیں - (۲) بعض افراد مروجہ تعلیم سے عاری اور بالکل کورے […] ہوتے ہیں لیکن ان میں اتنی استعداد ہوتی ہے کہ سائیکل سے لیکر ہوائی جہاز تک بنا سکتے ہیں […]

ایسے افراد کو تلاش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے - ان کے فن میں سرکاری طور پر ان کا ہاتھ بٹایا جائے - بعض اوقات حوصلہ افزائی کی بجائے دیدہ و دانستہ ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کا اپنے فن کی وجہ سے دل پھیکا پڑ جاتا ہے - یا فن کو ترک کر دیتا ہے - یا اس میں مزید ترقی نہیں کرتا -

ایک صاحب میں موٹر بنانے کی صلاحیت تھی - لیکن اس کی حوصلہ شکنی کی گئی وہ تقریباً نصف صدی سے صرف سائیکلیں مرمت کر رہا ہے -

(۳) طبقاتی اور کئی میڈیم نظام تعلیم کو ختم کر کے امیر اور غریب کے لئے یکساں کر دیا جائے پرائمری تک اپنے مادری اور علاقائی زبان میں تعلیم دی جائے - اس کے بعد ہر ملک میں رابطہ کی زبان میں ہر فن کی تعلیم دی جائے - ترقی یافتہ جی ایٹ ممالک میں اکثر کی زبان انگریزی نہیں لیکن انہوں نے ہر میدان میں خوب ترقی کی ہے - ہمارے ممالک میں اس کی کوشش ہی نہیں کی جاتی - اگر چہ اس پر تقریباً بیس سال صرف ہوں گے لیکن نتائج بہت بہتر ہوں گے اس لئے کہ مسئلہ زبان کا نہیں بلکہ فن کا ہے زبان کی حیثیت ثانوی ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ انگریزی ہماری مجبوری ہے ہر قسم کی ٹیکنالوجی کی کتابیں انگریزی میں ہیں لیکن ان کا ترجمہ مشکل نہیں - انگریزی کا غلبہ اور قبضہ توڑنا ہوگا - ورنہ ترقی مشکل ہے اعلیٰ تعلیم کے لئے پھر انہی انگریزی ممالک کا رخ کرنا ہوگا - جو لوگ پیسہ اور عہدوں کے زور سے وہاں تک پہنچ جاتے ہیں - پھر وہیں کے ہو کر رہ جاتے ہیں - اپنے پیارے وطن کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے - بلکہ کہتے ہیں یہ ڈسٹی ڈرٹی کنٹری ہے یعنی گندہ اور گرد آلود ملک ہے

(۴) تمام ممالک کے ماہرین فن کو ایک دوسرے سے استفادہ کے مواقع فراہم کئے جائیں - تحقیق و ریسرچ کے دلدادہ اشخاص کو ہر ملک کے ماہر فن سے استفادہ کا موقع دیا جائے اور پھر اپنے اپنے ملک میں ان کی خدمات حاصل کی جائیں

(۵) معاشی پالیسیوں کے لئے تمام اسلامی ممالک ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھیں - ماہرین معیشت ترقی یافتہ ممالک کی معاشی پالیسیوں کا بغور مطالعہ کر کے اپنے ممالک

کی ترقی کے لئے مشترکہ لائحہ عمل طے کریں - ہر ملک اپنے قدرتی وسائل سے ...
ملک کو استفادہ کا موقع دے - اگر کسی ملک کے لئے ماہر افراد کی ضرورت ہو دوسرا ...
ملک یہ کمی پوری کرے ایک دوسرے کے وسائل کی کمزوری یا کمی کو پورا کیا جائے - ...
ملک کے پاس وسائل ہیں وہ دوسرے ملک سے ماہر افراد طلب کرے - جس کے پاس ...
افراد ہیں وہ دوسرے ملک سے وسائل طلب کرے

(٦) تمام اسلامی ممالک کا ایک اسلامی بنک ہو - بوقت ضرورت ایک دوسرے کو قرض دیا کریں - آئی - ایم - ایف کے قرضوں سے جان چھڑانے کی کوشش کریں - کافر ... سے بچنے کی بھرپور کوشش ضروری ہے - کیونکہ ملت کفریہ کبھی بھی ملت اسلامیہ کی خیر ... نہیں ہو سکتی - البتہ ملت اسلامیہ تمام انسانیت کی خیر خواہ ہے - اس لئے کہ ملت کفر ... افراد ہمارے عارضی دشمن ہیں - اگر کلمہ پڑھ لیں تو ان کا اور ہمارا کوئی جھگڑا نہیں - دائمی ... مستقل دشمن صرف نفس اور شیطان ہے یہ نہ کبھی نیک بن سکتے ہیں اور نہ مسلمان ہو سکتے ... - ضرورت اور حاجت کے وقت آئی ایم ایف سے قرضہ مانگنا جائز ہے - واذا قیل لہم انفقوا مما رزقکم الیہ - اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس ... سے خرچ کرو (یس) ضرورت شدیدہ کے وقت کفار سے اپنے لئے مانگنا یا کسی کے لئے ... سفارش کرنا اس سے کفر مانع نہیں - لیکن موجود عالمی سیاسی و معاشی تناظر میں ان ... قرضوں کی طرف ہاتھ بڑھانا بے غیرتی کی انتہاء ہے اور وہ بھی سودی قرضے

(٧) عالم اسلام کے پاس ایک قدرتی اور مذہبی وسیلہ قربانی کے جانوروں کی کھالوں کا ہے ... اگرچہ جانور پوری دنیا میں ذبح ہوتے ہیں لیکن جانوروں کی قربانی کا تصور صرف عالم اسلام میں ... ہے - اسی طرح ہر سال حجاج کرام منیٰ اور حرم میں لاکھوں کی تعداد میں جانور ذبح کرتے ہیں ... ان جانوروں کی کھالوں اور ہڈیوں کو مفید صنعتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے - ہر اسلامی ملک ... میں چمڑے کے کارخانے لگائے جائیں جن میں چمڑے کی ملبوسات، پتلون کی بیلٹیں، جوتے ... بوٹ اور تھیلے بنائے جائیں - اور پھر یہ اشیاء مختلف ممالک میں برآمد کریں جس سے کافی ...

زرمبادلہ ملے گا -

(٨) جن ممالک میں دولت کی فراوانی ہے - وہ مفید صنعتیں لگائیں اور افرادی قوت دیگر اسلامی ممالک سے حاصل کریں - برونائی، کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات وغیرہ مالدار ممالک ہیں - سعودی عرب کی اکثر شرکات اور کمپنیوں میں روٹیاں، پلاسٹک کے گلاس، پانی سے بوتل بھرائی وغیرہ ہوتی ہے - ان کو چاہئے کہ سٹیل مل اور اسلحہ کی فیکٹریاں قائم کریں - جن سے ملکی صنعت میں ترقی بھی ہو گی اور دشمن بھی دبے گا - عوامی اور سرکاری دولت سرکاری اور غیر سرکاری بنگلوں پر صرف ہو رہی ہے - ایک ایک بنگلہ پر کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے - شاہی محلات پر تو رقم دریا کی طرح بہائی جا رہی ہے - بیابان اور ویران مقام پر ایسے محلات بنادیئے جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے - ان فضول بنگلوں اور گملوں کا رواج تقریباً اب پوری دنیا میں چل پڑا ہے - سرکاری اور غیر سرکاری شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی عالیشان کوٹھی اور نئی ماڈل قیمتی گاڑی اور وافر مقدار میں بنک بیلنس ہو - ایسی بے جا خواہشات کے ہوتے ہوئے ملک و قوم کیا ترقی کرے گا نہ انفرادی سطح پر منصوبہ بندی اور قناعت ہے نہ حکومتی سطح پر صرف عارضی دنیا کو بسا رہے ہیں - یہ تمام تر تیاریاں صور اسرافیل کے لئے ہیں - اسرافیل کی ایک پھونک کے ساتھ ساری فضول محنتیں روئی کے گالوں کی طرح اڑتی ہوئی نظر آئیں گی -

(٩) جو اشیاء ملت کفریہ والوں سے درآمد کی جاتی ہیں ان میں کمی کی کوشش کے ساتھ ان کو اپنے ملک میں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے - مثلاً ہر اسلامی ملک کو اپنی برآمدات اور درآمدات کا صحیح اندازہ ہوتا ہے - برآمدات سے زرمبادلہ ملتا ہے اور درآمدات سے زرمبادلہ دوسرے ملک کے پاس جاتا ہے - جو چیزیں دوسرے ملکوں سے حاصل کی جاتی ہیں - اس کے لئے یہ کوشش کی جائے کہ ملک کے اندر کوئی صنعت قائم کی جائے تاکہ درآمدات میں کمی ہو سکے - ہاں اگر کسی صنعت کے لئے خام مال اپنے ملک میں دریافت نہیں تو مجبوراً دوسرے ملک سے منگوانا پڑتا ہے - لیکن خام مال سے تیار کردہ اشیاء تو ہر ملک پیدا کر سکتا ہے - صرف

بقیہ صفحہ ۲۱

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمن

حج بہترین عبادت ہے

سوال:۔ایک شخص کے پاس اتنی رقم موجود ہے کہ وہ گھریلو اخراجات کے علاوہ سفر حج کے جملہ اخراجات برداشت کر سکتا ہے لیکن اس کے خاندان میں کئی غرباء اور فقراء موجود ہیں جن کی حالت قابل رحم ہے ایسا ہی اس کے محلہ میں بستر مرگ پر ایسے بیمار لوگ پڑے ہیں جو علاج کی توفیق نہیں رکھتے کیا ایسی حالت میں اس شخص کے لئے حج پر جانا ضروری ہے یا خاندان اور پڑوس میں محتاج لوگوں سے تعاون کر کے ثواب کمائے۔

بینوا توجروا

محمد جمیل پشاور

الجواب وباللہ التوفیق

اس میں کوئی شک نہیں کہ خاندان اور گھرانے میں ناتواں لوگوں کا ہاتھ بٹانا، تنگدستی میں ان سے دست تعاون بڑھانا یا قرب وجوار کے غریب لوگوں کی خبر گیری، ان کے دکھ درد میں شریک ہو کر ان سے تعاون کرنا مسلمان کی مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری ہے لیکن اس کے باوجود نیکی کے یہ تمام کام حج جیسے فریضہ کا نعم البدل نہیں۔حج ارکان اسلام میں سے بنیادی رکن ہے جب ایک دفعہ کسی مسلمان پر حج فرض ہو تو کسی بڑے سے بڑے نیک کام کرنے سے جیسا فریضہ ادا نہیں ہو تا جب تک باقاعدہ یہ فریضہ ادا نہ ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔

الی العمل افضل ------- ثم ماذا قل حج مبرور

(مشکوۃ المصابیح کتاب الحج ۱/۲۳۸)

کون سا کام زیادہ بہتر ہے ---- پھر کون سا آپ نے فرمایا حج مبرور تاہم حج ایسی عبادت ہے

جو زندگی بھر ایک دفعہ فرض ہے اس لئے جب بھی حج کیا جائے تو ادا ہو گا اگر قرب وجوار کی ضرورت کا احساس زیادہ ہو اس میں تاخیر نا قابل برداشت ہو تو اس سال غرباء سے تعاون کے حسین جذبہ پر عمل کر کے آئندہ سال کے لئے حج کرے لیکن اس کے ساتھ ورثاء سے وصیت کریں کہ اگر کہیں حج سے قبل موت آئے تو پھر میری طرف سے حج ادا کریں کیونکہ حج جب ایک دفعہ فرض ہو جاتا ہے تو اس کی فرضیت حالات کے نشیب و فراز سے متاثر نہیں ہوتی۔دوسرے سال اگر رقم پاس نہ ہو تو قرضہ لینا پڑے گا۔واللہ اعلم بالصواب

ساس سے زنا موجب حرمت ہے

سوال:۔ایک شخص نے اپنی ساس سے زنا جیسے قبیح فعل کا ارتکاب کیا کیا اس سے اس شخص کے نکاح پر کوئی اثر پڑا یا نہیں اگر یہ شخص ابھی اس فعل پر نادم ہو گیا اس کی بیوی پاس رہ سکتی ہے یا نہیں

بینوا توجروا

عامر اللہ مہمند ایجنسی

الجواب وباللہ التوفیق

ساس سے محرمیت کا ایک مقدس رشتہ ہی یہ زنا جیسے قبیح فعل کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتا اگر واقعی ساس سے زنا کیا ہو تو فقہ حنفی کی رو سے اس شخص کو اپنی بیوی سے ہاتھ دھونا پڑے گا اس فعل سے مزنیہ کی بیٹی یعنی اس کی بیوی اس پر حرام ہو کر نکاح فاسد رہے گا اس کی حالت جواز کی کوئی راہ نظر نہیں آتی الا یہ کہ خاوند اپنی بیوی کو طلاق دیکر فارغ کرے آئندہ ہمیشہ کے لئے مزنیہ ساس کی بیٹی کے قریب جانا اس کے لئے حرام ہے۔

والدلیل علی ما قال ابن الهمام فمن زنی بامراة حرمت علیه امها وان علت وابنتها وان سفلت وكذ الحرم المزنی بها علی أبا الزانی واجداده وان علوا وابنائه وان سفلوا

(فتح القدیر ج ۱/ ۲۷٤)

ترجمہ:- پس جس نے کسی عورت سے زنا کیا اس کی ماں، دادی اور بیٹی یا اس کی بیٹی کی بیٹی اس پر حرام ہی- ایسا ہی جس عورت سے زنا کیا ہے وہ زانی کے باپ دادے یا اس کے بیٹے پر حرام رہے گی-

گویا زنا سے چار رشتے متاثر ہوتے ہیں

(۱) مزنیہ زانی کے اصول یعنی باپ دادا پر حرام رہے گی

(۲) مزنیہ زانی کے فروع یعنی بیٹے پوتے یا نواسے سے نکاح نہیں کر سکتی ہے

(۳) زانی مزنیہ کے اصول یعنی ماں، نانی اور دادی سے نہیں کر سکتا ہے

(۴) زانی پر مزنیہ کے فروع یعنی بیٹی، نواسی اور پوتی حرام رہے گی

حرمت ہر صورت میں رہے گی خواہ نکاح سے قبل کسی عورت سے زنا کیا ہو تو اس کی بیٹی سے اس پر حرام رہے گی یا نکاح کے بعد ساس سے زنا کرے تو اپنی بیوی سے نکاح فاسد رہے گا

واللہ اعلم بالصواب

نماز میں باتیں کرنا

سوال:- نماز پڑھتے وقت امام غلطی سے تیسری رکعت پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہوا- ایک مقتدی نے لقمہ دیتے ہوئے کہا "بیٹھو بیٹھو" کیا اس سے نماز فاسد رہے گی یا نہیں جبکہ مقتدی کا یہ لقمہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے-

بینوا توجروا

عامر اللہ مہمند ایجنسی

الجواب وباللہ التوفیق

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام کی غلطی پر مقتدی اس کو لقمہ دے سکتا ہے لیکن مذکورہ لقمہ "کلام الناس" سے تعلق رکھتا ہے اور عام معاشرہ کی باتوں کی طرح باتیں ہیں نماز میں جس قسم کی باتیں ہوں خواہ نماز کی اصلاح کے لئے کیوں نہ ہوں پھر بھی اس سے نماز فاسد رہے گی.

معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس الحديث (مشكوة المصابيح ج ۱/ ٩٦)

یعنی نماز میں کسی قسم کی باتیں جائز نہیں

اس حدیث اور اس جیسی دوسری روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز میں جس قسم کی باتیں کی جائیں تو اس سے نماز باقی نہیں رہتی- فتاوی ہندیہ میں ہے

اذا تكلم في صلوته ناسيا أو عامدأخاطاء او قاصدا قليلا اور كثيرا تكلم لاصلاح صلوته بان قام الامام في موضع القعود فقال له المقتدى اقعد او قعد في موضع القيام فقال له قم أو لاصلاح صلوته ويكون الكلام من كلام الناس استقبل الصلوة عندنا (ج ۱/ ٩٨)

ترجمہ:- جب نماز میں باتیں کیں خواہ بھول ہو یا یاد ہ، غلطی ہو یا قصد تھوڑی ہوں یا زیادہ نماز کی اصلاح کے لئے باتیں ہوں کہ امام بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو کر مقتدی کہے بیٹھو یا اٹھنے کی جگہ بیٹھ گیا- مقتدی نے کہا اٹھو اور یا نماز کی اصلاح کے لئے نہ ہو اور عام لوگوں کی باتیں ہوں تو ہمارے نزدیک نماز دوبارہ پڑھے گا-

بقیہ ص ۱

ہمت کی ضرورت ہوتی ہے-

(۱۰) درآمدات سرکاری سطح پر ہوں یا غیر سرکاری سطح پر ان کی کوالٹی اور معیار کو خوب سے خوب تر کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ دیگر ممالک میں اس کی مانگ بڑھ جائے اگر برآمدی اشیاء میں فراڈ اور دھوکہ سے کام لیا گیا تو بیرون دیگر ممالک کی ڈیمانڈ (مانگ) ختم ہو جائے گی جس کی وجہ سے برآمدی ملک کو فساد اٹھانا پڑے گا- واللہ اعلم

تبصرہ کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کانام: اقوال سلف
مؤلف کانام: مولانا قمر الزمان آلہ آبادی
ملنے کاپتہ: ادارہ قاسم اکیڈمی نوشہرہ کینٹ
تبصرہ نگار: حافظ احسان الرحمٰن عثمانی متعلم درجہ خامسہ

انسان کی زندگی کا قیمتی اور قابل قدر سرمایہ اس کا اپنے اسلاف کی پیروی کر[...] جیسا کردار گفتار اور اخلاق واعمال اختیار کرنا الغرض ان کی تمام تر زندگی کے حالات [...] رکھ کر اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت کسی صاحب بصیرت [...] شناس سے مخفی نہیں ہے کہ مشائخ کرام اور سلف صالحین کے حالات ومقامات اور ملفو[...] معمولات بلاشبہ علم وعمل کی روح، دنیاو آخرت کے لئے رہبر، خلوت کدہ کے لئے [...] عمر زدہ کے لئے انیس، دینی دنیوی مشکلات کے لئے بہترین حل، نور ایمان کو بڑھانے [...] اور قلب میں قوت پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔

ان بزرگان دین اور سلف کے اقوال اور احوال مبتدیوں کے لئے اشتیاق ور[...] باعث بنتے ہیں اور منتھیوں کے لئے دستور حیات اور سنہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور بسا او[...] اسلاف کے آثار ونقوش کی سننے اور پڑھنے سے حسن اخلاق کے خوابیدہ جذبات بیدار ہو[...] ہیں اور راہ پر لگ جاتے ہیں۔

ان اسلاف کی صحبت انسان کے لئے اپنے مقصد حیات کی نشاندہی اور اس کی طرف پہ[...] میں خاص مدد کرتی ہے جبکہ اس کے برعکس بری صحبتیں انسان کو ہلاکت اور تباہی کی طر[...] لے جاتی ہیں۔ بقول سعدی

صحبت صالح تراصالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

کہ اچھی صحبت انسان کو اچھا بنادیتی ہے اور بری صحبت انسان کو برا بنادیتی ہے۔

چونکہ ہر انسان کو اپنی ظاہری وباطنی امراض کے علاج کا حکم ہے کہ وہ اپنے ظاہر کو بھی سنت نبوی اور طرز سلف پر بنائیں اور اپنے باطن کو بھی نور ایمان اور محبت الٰہی سے منور فرمائیں۔ ان امراض کا علاج یا تو سلف صالحین کی مجالس میں شرکت کرنے سے ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرات ورع تقوی ذکر اللہ میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں پھر اگر ان کی مجلس میسر نہ ہو تو کم از کم ان اسلاف کے اقوال اور طرز زندگی کو سامنے رکھ کر ان کے مطابق زندگی گزارنا اپنے اسلاف کا ایک قسم کا اتباع ہے۔

شاعر نے کہا ہے

حرف از زبان دوست شنیدن چہ خوش بود ۔ یا بزباں آنکہ شنیدہ از زبان دوست

یعنی دوست کا کلام خود اس کی زبان سے سننا تو بہت ہی خوب ہوتا ہے لیکن اگر یہ میسر نہ ہو تو جس نے اس سے سنا ہے وہ بھی خالی از نفع نہیں ہے تو اگرچہ ہم اپنے سلف کی صحبت سے محروم ہوئے ہیں اور ہمیں وہ نصیب نہیں ہوئی تو ان کے اقوال اور طرز زندگی ہمارے سامنے ہے اب ان کی کتابوں کا مطالعہ درحقیقت اپنے اسلاف کی صحبت ہے۔

انہی سلسلے میں زیر نظر کتاب ﴿اقوال سلف﴾ انہی اسلاف کے اقوال اور ان کے حالات کا ایک مجموعہ ہے جس کو حضرت مولانا قمر الزمان آلہ آبادی نے مرتب کیا ہے۔

موصوف کی کتاب کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے تیسری صدی ہجری سے پندرھویں صدی ہجری تک کے اکابر ومشائخ کے مختلف اور اصلاح کن اقوال کو ترتیب دے کر امت کو ایک خاص گلدستے سے نوازا کیونکہ سلف کی تمام تر زندگی پر غور کیا جائے تو حقیقت شناس کو یہ معلوم ہوگا کہ کس قدر یہ لوگ محبت الٰہی، عشق حقیقی، اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند تھے اور اسی کی بدولت اللہ تعالی نے انہیں کن کن اعلی مقامات پر فائز کیا تھا۔

بلاشبہ ان کے اقوال اور ملفوظات بہت مؤثر ہوتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنتے ہیں یقیناً موصوف نے امت کی اصلاح کے بارے میں خیر خواہی کے جذبے سے ان سلف کے

بقیہ صفحہ نمبر ۳۸

کاروائی اجلاس مجلس شوری برائے تعلیمی سال نمبر 9

مولانا تحمید ا

نویں تعلیمی سال کے لئے 24 ستمبر 2000ء بروز اتوار صبح دس بجے مجلس شوریٰ

نواسالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب سرپرست اعلی جامعہ

منعقد ہوا۔ جس میں مجلس شوری کے اراکین نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد جامعہ کے مخلص خادم

شوری کے رکن حاجی غیاث الانام صاحب نے اپنی خیالات نظم میں پیش کئے۔

بعد ازاں جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے جامعہ کے داخ

طلبہ کی پڑھائی و تکرار، جامعہ کی تربیت واخلاق، جامعہ کی تعطیلات اور اصول وضوابط

بارے میں تفصیلات ارکان شوری کے سامنے پیش کیں۔

اس کے بعد جامعہ کے مدیر مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے خطبہ مسنونہ کے

معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ارکان شوری کی تشریف آوری پر جامعہ عثمانیہ

اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جامعہ عثمانیہ کے اس نویں مجلس شور

میں تمام اراکین شوری کے ساتھ ساتھی معزز صدر مجلس حضرت حکیم صاحب کی تشر

آوری اور اس کے لئے ہماری اس تھوڑی سی محنت کو اللہ جل شانہ اپنے دربار میں قبول فرما

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دینی کام کا اس نہج پر چلنا اس مادی دور میں ا

نظام کا ایک معجزاتی کردار ہے کہ اس معمولی اور نوخیز مدرسے کے لئے آپ جیسے بزرگ

دین و مذہب کے پرستاروں کا اس مجلس کا اہتمام کرنا اور آپ حضرات کی یہ بے لوث خد

کہ اس میں کوئی دنیاوی جاہ وجلال یا مفادات کا تصور ہی نہیں۔ محض اللہ کی رضا کے لئے

کے اس عظیم کام کے بارے میں سوچ وفکر ہے تو اس نظام کو ایسے نہج پر لانا محض اللہ

لطف وکرم ہے۔ یقیناً جب آپ حضرات گھر سے نکلتے ہیں تو اس مجلس کی خاطر اٹھنے والے ہر

قدم کا نقش دربار خداوندی میں محفوظ ہے اور صرف یہ نہیں بلکہ جامعہ کے ہر عمل اور

کامیابی میں آپ کو بھرپور حصہ ملے گا۔ جیسا کہ دنیاوی کاروبار میں شیئرز (Shares) کے

تمام ممبران کو گھر بیٹھے اپنا حصہ ملتا ہے۔ اس طرح آپ حضرات بھی جامعہ کے ہر چھوٹے

بڑے عمل میں شریک ہیں چاہے درس نظامی ہو حفظ ہو یا تحقیق کا میدان ہو۔

بہر حال آپ حضرات کا ہمارے معمولی آواز پر لبیک کہنا اور ہمارے سر پر دست

شفقت رکھنا ہماری حوصلہ افزائی ہے۔

دین کا کام کچھ اس طرح ہے کہ اس میں فکر مندی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت

موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو نبوت ملتی ہے۔ تو اللہ تعالی کے حضور دست بدعا ہوتے ہیں کہ

رب اشرح لی صدری ویسرلی امری الخ

رب اشرح لی صدری اپنے لئے دعا کرتے ہیں کہ ظرف کی وسعت نصیب فرما۔

حضرت شیخ (مولانا عبدالحقؒ) فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تربیت کا مسئلہ

بھی اس طرح ہے۔ اس لئے کہ اکثر ان میں سے ایسے ہیں کہ انہوں نے بکریاں چرائے ہیں۔

مراد واقعہ سے یہ ہے کہ تربیت کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علی

نبینا وعلیہ السلام سے ایک دفعہ بکری بھاگ نکلی تو ملنے پر اس کے پاؤں دبائے کہ تھک چکے

ہوں گے۔ یہ منصب نبوت کا اپنا مقام ہے۔ مطلب یہ کہ تربیت ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی

طرف خاص وعام برابر محتاج ہیں۔

دوسری دعا مانگتے ہیں کہ واحلل عقدة من للسانی یفقهوا قولی کہ مشکل

میدان ہے سمجھانے کی قوت عطا فرما اور پھر فرماتے ہیں۔ واجعل لی وزیرامن اهلی —

هارون اخی اشدد به ازری — واشركه فی امری —

بھائی ہارون کو بھی منصب نبوت سے سرفراز فرما تاکہ بآسانی ذمہ داری نبھا سکیں۔

اس وجہ سے علماء کرام لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جیسا بھائی کہیں نہیں ملتا۔ جو اپنے بھائی

Scanned with CamScanner

کی نبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دست سوال دراز کرتا ہو - اور اخلاص کا ...
دعا قبول ہونے میں وقت نہیں لگتا - دین کا کام اس طرح اخلاص سے ہی ہوتا ...
حضرات اس کام میں ہمارے دست راست ہیں - اور اس پر ہم اللہ جل شانہ کا شکریہ ادا ...
ہیں - یہ تمام کام آپ کی مخلصانہ اور بے لاگ خدمت کا نتیجہ ہے -

اخلاص کے بارے میں حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرید اپنے پ...
پاس جاتے ہیں تو کچھ نہ ملنے پر درخت کے پتے ساتھ لے کر چلتے ہیں -
صاحب پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے ؟ تو مرید جواب میں عرض کرتا ہے کہ ...
کچھ نہیں ملا تو خیال کیا کہ شاید ان پتوں ہی سے طلبہ کا کچھ کام چل سکے گا - یعنی لنگر ...
روٹی تو پک جائے گی - یوں میں طلباء کی خدمت میں شریک ہو سکوں گا - حضرت ...
جب یہ اخلاص دیکھتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے کہ لنگر میں استعمال کی بجائے اس کو ...
اور فرماتا ہے جب میں مر جاؤں تو غسل کروانے کے لئے اس پر پانی گرم کریں اور ...
کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اخلاص کی وجہ سے میری مغفرت نصیب فرمائے ...
لئے عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرات کے ان مخلصانہ مشوروں کی برکت یہ ہوگی کہ ...
اور مسئلہ بجائے ایک فرد کے جب ستر، اسی افراد کی تجاویز سے حل ہو جائے تو ...
باعث خیر ہوگی -

سال اول سے جامعہ کا جو نظام چل رہا ہے - مجلس شوری آئندہ سال کے ...
ہدف مقرر کرتا ہے اور ہماری بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اس سے پیش قدمی ...
رہے کہ یہ مشورہ کسی قوم، کسی قبیلہ یا ملک کے لئے نہیں بلکہ اس میں پوری ...
خیر خواہی اور فلاح و بہبود مد نظر ہوتی ہے - اللہ جل شانہ محض اپنی رضا کے لئے ہم ...
اس کے لئے قبول فرمادیں - آمین

جامعہ کا یہ سالانہ اجلاس تین نکات پر مشتمل ہے -

نمبر1 تعلیمی سال نمبر 7 کی آمد و خرچ اور مجلس معائنہ کی رپورٹ جو یکم شوال یا 30 رمضان کے دورانیے پر مشتمل ہے -

نمبر2 سال رواں یعنی تعلیمی سال نمبر 8 کی کارکردگی کا مختصر جائزہ

نمبر3 آئندہ سال ایجنڈا اور بجٹ

تعلیمی سال نمبر 7 از یکم شوال تا 30 رمضان مطابق 1998,99ء میں ہمارے ساتھ مجموعی طور پر کل 210 طلباء تھے -

جس میں زکوٰۃ کی مد میں کل آمدنی 1430181 روپے

عطیات 1133256

العصر 15188

یوں کل آمدنی تعلیمی سال نمبر 7 2553625

اس میں مختلف مدات میں کل 2532415 روپے خرچ ہوئے - جن میں 210210 روپے بچت کے زمرہ میں باقی رہے -

مجلس معائنہ کی آڈٹ اور اس کا طریقہ کار

اس کے لئے طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ مجلس شوری کی ذیلی کمیٹی مجلس معائنہ جو ان پانچ ارکان پر مشتمل ہوتا ہے - تمام ریکارڈ چیک کرتے ہیں - حاجی عبداللہ صاحب، عبدالمتین صاحب، حاجی احمد حسین صاحب، حاجی درمر جان صاحب اور ہمارے ساتھی مولانا اسرار محمد صاحب بھی اس میدان میں کام کر رہے ہیں - ان میں سے حاجی درمر جان صاحب کی ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ وہ میرے اور ناظم مالیات مولانا اسرار محمد صاحب کا حساب چیک کرنے کے بعد کیش بک کا مکمل کھاتہ چیک کر کے دستخط ثبت کرتے ہیں -

یہاں ایک وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارا تمام معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔کوئی [illegible] غرض ہے نہیں۔تو کسی موقع پر جہاں بھی شک وشبہ ہو اس کی نشاندہی کرنا ہمارے ساتھ نیکی اور احسان ہے۔کیونکہ ساتھی کی غلطی اور غفلت پر چشم پوشی کرنا اس کے ساتھ [illegible] زیادتی ہے۔الحمدللہ یہ ساتھی بڑی محنت کرتے ہیں اسی سال ہماری چیکنگ کے دوران [illegible] نمبر 5781 صفحہ نمبر 9 پر ایک غلطی کو نوٹس میں لایا گیا۔اور اس پر یہ جملہ رقم کیا گیا کہ [illegible] مورخہ 14 ستمبر 2000ء تعلیمی سال نمبر 8 کے آمد و خرچ کو چیک کیا۔اس میں بوجہ غلطی 50 روپے ایسے پائے گئے کہ کل میزان میں جمع نہیں کئے گئے۔جو مفتی صاحب کی نوٹس میں لائے گئے ہیں۔باقی تمام سال کا حساب حتی الوسع درست پایا)۔وجہ اس کی یہ تھی ایک [illegible] میں نے اس غلطی کو نوٹ کیا تھا۔لیکن بعد ازاں اندراج میں خیال نہ رہا کیوں؟ اور اس کا [illegible] نہیں کیا؟ اس کو میں اپنی غلطی ہی تصور کرتا ہوں۔اگرچہ 2553625 روپے میں 50 روپے کالعدم ہیں۔لیکن اللہ کے دربار میں 50 نہیں۔ایک روپیہ کا بھی جواب دینا ہوگا۔

امسال ساتھیوں کا یہ مشورہ تھا کہ ہر تعلیمی سال کا مکمل نظام محفوظ کیا جائے۔[illegible] روز اول سے گذشتہ مہینے کی آخری تاریخ تک کل آمدن کس مد میں؟ کہاں سے؟ اور کہاں خرچ ہوا ہے؟ اس لئے کہ ایک تو مدرسہ کا اپنا نظام ہے۔دوسری طرف قانونی رجسٹر بھی [illegible] لہٰذا ہم نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے رابطہ کیا انہوں نے جدید طرز کے مطابق 1999ء تک [illegible] سال کا ایک آڈٹ رپورٹ تیار کی۔اور اس کے بعد بھی 2000ء تک مکمل تفصیلات [illegible] کیں۔

سال رواں میں گذشتہ اجلاس کے ایجنڈے کے تحت ہمارے ساتھ کل 270 طلباء تھے۔جس میں 230 مستقل یہاں اور 40 شعبہ حفظ کے جس کے ساتھ پہلے [illegible] وسیع اراضی پر مشتمل مدرسے کا افتتاح کیا گیا تھا۔سال رواں جو تعلیمی سال نمبر 8 ہے [illegible] تک آٹھ مہینے مکمل ہو چکے ہیں۔

اس میں اول مہینہ شوال کا اجمالی نقشہ

بجلی	976روپے
تنخواہ	40070روپے
فون	695
ڈاک	3209
ضیافت	1640
سٹیشنری	5396
کتب	10900
مطبخ	76972
آمدورفت	1835
العصر	692
متفرقات	5300

تعمیرات اس میں نہیں ہو سکتے تھے۔اسی اعتبار سے ہر مہینے کا نظام محفوظ کیا جاتا ہے تو سال رواں کے گذشتہ آٹھ مہینوں کے اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے

بجلی	74449روپے
تنخواہ	330407روپے
تعمیرات	1295697روپے
فون	11292روپے
ڈاک	18967روپے
سٹیشنری	41840روپے
ضیافت	24716روپے
کتب	93080روپے

مطبخ	634099روپے
متفرقات	41678روپے
آمدورفت	31688روپے
العصر	41679روپے
کل رقم خرچہ	2729965روپے

اور ابھی تک آٹھ مہینوں میں مختلف مدات میں آمدنی کی تفصیل

زکواۃ	555854روپے
عطیات	1362928روپے
العصر	16515روپے
کل آمدنی	1934897روپے
اور خرچ	2729965روپے ہے تو

تومدرسے نے ابھی 995068کی خطیر رقم ادا کرنا ہے-اس کی اصل وجہ یہ
کہ گزشتہ مہینے میں مجلس شوری کے مشورہ کے تحت مدرسہ بنات کے لئے دو مکان خرید
-جو مدرسہ کے بالکل سامنے ہی ہیں-ارادہ ہے کہ آئندہ سال اس میں کام شروع ہو سکے-
ایک پلاٹ 5لاکھ روپے اور دوسرا پلاٹ 4لاکھ ستر ہزار روپے میں خریدی گئی-یوں ک
970000روپے صرف مدرسہ بنات کے لئے مکانات میں خرچ ہوئے

سالانہ بچت کی تفصیل

تعلیمی سال نمبر1	5470روپے
تعلیمی سال نمبر2	53509روپے
تعلیمی سال نمبر3	مدرسہ مقروض رہا61010روپے
یوں تعلیمی سال نمبر3	تک کل مجموعہ بچت 93ہزار رہا-

تعلیمی سال نمبر4	347481روپے
تعلیمی سال نمبر5	84464روپے
تعلیمی سال نمبر6	374877روپے
اور ساتویں سال بچت	21210روپے
کل بچت	396087روپے رہی

تو آمد اور خرچ کا اندازہ لگا کر اب یہ بچت قرضے میں جا کر لگے گی-لیکن پھر بھی مدرسہ مقروض ہی رہے گا-اور مدرسۃ البنات کے لئے بھی قرضہ لیکر مدرسہ ایک بار پھر مقروض ہوا ہے-لیکن اللہ تعالی ہی دے گا-چند ساتھیوں سے قرضے کے لئے رابطے کئے گئے-ایک ساتھی نے ایک کی بجائے 3لاکھ دے دیئے-چھ مہینوں کا وعدہ طلب کیا-لیکن اس نے فراخدلانہ جذبہ کا مظاہرہ کر کے بڑی مدت کا موقع دیا اور ساتھیوں نے بھی دل کھول کر امداد کی-

اس میں ایک نیک سیرت خاتون کا تقاضا مبلغ ایک لاکھ روپے خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے چند سال قبل موجودہ عمارت کی زمین کی خریداری میں دو لاکھ کا تعاون فرمایا تھا اللہ تعالی موصوفہ کو جزاء خیر نصیب فرمائے-

19 تاریخ کو انتقال کرنا تھا-وہ 9 تاریخ کو مکمل ہو گیا-جو دوسرے ہفتہ میں خریدی وہ بھی جلد ہی پورے ہو گئے-قدرت کے فیصلے ہیں کہ مشاہدہ میں آتے ہیں-جب قرض دیتا ہے تو ہمارا ایمان و عقیدہ ہے کہ وہ چکا بھی دے گا-خزانے اس کے پاس ہیں-ہاں اگر زیادہ دے دیں تو خدشہ ہے کہ بے اتفاقی اور بے توجہی کا سبب نہ بنے-حالانکہ ہر وقت اللہ تعالی کی طرف توجہ کرنا مقصود ہے-لیکن پھر بھی اللہ سے دعا ہے کہ تنگی ... کو آزمائش اور امتحان کا ذریعہ نہ بنادے-یہ تو سال رواں کا جائزہ آپ حضرات کی سامنے پیش کیا گیا-اور آئندہ سال جو جامعہ کا تعلیمی سال نمبر 9 شمار ہوگا-ہمارے کیا ارادے ہیں-اور آپ حضرات سے کن امور کی منظوری درکار ہے-تو اس کے بارے میں اساتذہ کی میٹنگ ہو چکی ہے-اس

کی تحت ہم بحث پیش کریں گے - یہ میٹنگ 4 ستمبر 5 جمادی الثانی کو بلائی گئی تھی -

مندرجہ ذیل امور کی منظوری آپ حضرات سے مطلوب ہے -

نمبر 1 دورہ حدیث کے افتتاح کی ضرورت ہے - اس لئے کہ پچھلے سال دورہ حدیث [illegible] طلباء دوسرے مدارس میں چلے گئے تھے - اس سال چونکہ اپنے سترہ سیٹیں چل رہی ہیں [illegible] سے اساتذہ مطمئن ہیں - تو مشورہ یہ ہوا کہ دورہ حدیث کے لئے دس سیٹیں متعین ہوں [illegible]

نمبر 2- دورہ حدیث کے شروع کرنے سے درجہ اعدادیہ، درجہ متوسط اور درجہ اولیٰ [illegible] بالترتیب 20,16,10 یعنی کل 45 طلبہ جامعہ عثمانیہ پشاور منتقل کرنے ہوں گے [illegible] کے ساتھ تقریباً 25 سیٹیں خالی ہوں گی - پہلے دو درجات کو وہاں انگریزی، ریاضی، [illegible] سائنس اور اردو وغیرہ پڑھائے جائیں گے - چونکہ وہاں تین اساتذہ ہوں گے اس لئے [illegible] اولی کی ایک کلاس بھی ادھر ہوگی - اور ارادہ ہے کہ آئندہ سال کے لئے وہاں درس [illegible] باقاعدہ افتتاح ہو سکے - وہاں پر نئے 46 طلبہ درس نظامی کے اور پرانے 40 طلبہ شعبہ [illegible] کے تو کل 86 طلبہ وہاں ہوں گے -

نمبر 3 تین درجات کے اضافے کے ساتھ تین اساتذہ کی ضرورت ہوگی -

نمبر 4 شعبہ حفظ میں اضافہ سے احتراز یعنی انہی دو کلاسوں کو اپنی حالت پر برقرار رکھا جاسکے -

نمبر 5 شعبہ بنات کا اجراء اور افتتاح 20 سیٹیں ہوں گی - صبح سے شام تک کلاسیں ہوا کریں گی - رہائش چونکہ مشکل ہے اس لئے ان بچیوں کی آمدورفت سرپرستوں کی ذمہ داری ہوگی -

نمبر 6 العصر کے لئے مستقل ناظم کے ساتھ تدریس کی خدمات بھی انجام دے سکے -

نمبر 7 طلبہ کے اضافے کے متعلق ساتھیوں کے مشورہ کے مطابق ہدف تین سو [illegible] ہوا - صرف شعبہ کتب میں تین طلبہ کا اضافہ اس طریقے پر کیا جائے کہ دورہ حدیث [illegible] لئے 20 اور بقیہ درجات کیلئے مجموعی طور پر 10 طلبہ کا داخلہ کیا جائے -

درجہ اعدادیہ میں	10 طلبہ ہوں گے
درجہ متوسطہ میں	16 طلبہ ہوں گے
درجہ اولی	45=20+25
درجہ ثانیہ	30
درجہ ثالثہ	30
درجہ رابعہ	25
درجہ خامسہ	25
درجہ سادسہ	25
درجہ سابعہ	20

درجہ ثامنہ یعنی دورہ حدیث میں 20 طلبہ ہوں گے

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی میں 14 طلبہ ہوں گے

اس لحاظ سے شعبہ کتب میں کل طلباء 260 ہوں گے

اور شعبہ حفظ میں وہی 40 طلباء رہیں گے - اس کے علاوہ بنات کے لئے 20 سیٹیں ہوں گی -

داخلہ کے اس اضافے کے تحت تعلیمی سال نمبر 9 کا بجٹ کچھ اس طور پر ہوگا - 30 طلبہ کے اضافے کے ساتھ جو کل کا 1/9 حصہ ہے - تعلیمی سال نمبر 8 کے بجٹ کی ہر مد میں متوقع اضافے کے ساتھ ساتھ 1/0 حصہ بوجھ پڑے گا -

نمبر 1 بجلی کیلئے گذشتہ سال 116050 روپے مقرر تھے - جو صحیح تھے - لیکن 1/9 اضافے کے تحت کل بجلی برائے آئندہ تعلیمی سال نمبر 9 138106 روپے کی ہوگی - + 10 فیصد متوقع مہنگائی

نمبر 2 تنخواہ گذشتہ سال 40070 روپے 15 آدمیوں کی تنخواہ تھی - اب 13 اساتذہ ایک معلمہ اور 7 حق الخدمت کے کل بل 729282 روپے ہوگی - اور دو

چونکہ ادارہ ایک ہی سال ... ضرورت کے ساتھ اضافی ... کے علاوہ ہوگا۔

نمبر 3 تعمیرات گزشتہ کی طرح 1295967 روپے کی کافی ہوں گے۔

نمبر 4 ٹیلی فون اضافی ... 1631 روپے انٹرنیٹ کے کنکشن کے ساتھ ہوگا ... 24560 روپے ہوں گے۔ انٹرنیٹ کا فائدہ یہ ہوگا کہ عصری علوم ... بیرون ملک خط و کتابت کے کام میں آسانی ہوگی۔ جہاں تک نمبر ... شروع کیا ہے۔

نمبر 5- ڈاک چونکہ اس کا مستقل ادارہ 16 منتقل ہوتا ہے۔ اسلئے کہ گزشتہ 19587 روپے خرچ تھے۔ اور ابھی تک آٹھ مہینوں میں 18267 روپے لگے ہیں ... ہے کہ 4 مہینے ابھی باقی ہیں۔ لہذا اب متوقع اضافے کے ساتھ تخمینہ 9466 روپے کافی ہوں گے۔

نمبر 6- سٹیشنری فوٹو سٹیٹ وغیرہ کا تخمینہ بھی صحیح نہیں تھا۔ لہذا 41840 روپے کے ساتھ متوقع اضافہ 13613 روپے بشمول 4900 روپے حساب 1/9 کے ... 59653 روپے درکار ہوں گے۔

نمبر 7- ضیافت متوقع اضافے کے ساتھ جو کہ 2700 روپے ہیں۔ 32700 روپے ہوں گے۔

نمبر 8- کتب 350000 روپے بشمول 50000 متوقع کل اضافہ 350000 روپے ... اور تعلیمی سال نمبر 9 ... ہوگا

رواں سال میں 3 لاکھ روپے مختص تھے۔ ابھی تک اس میں 2 لاکھ روپے ... خریداری ہو چکی ہے 4 مہینے اور ایک لاکھ روپے باقی ہیں۔

نمبر 9- کھانا مطبخ میں 858292 روپے درکار ہوں گے۔ اسلئے کہ رواں سال کی کل رقم 674292 روپے میں سے ابھی تک آٹھ مہینوں میں 634099 روپے ...

ہوئے ہیں۔ اور چار مہینے باقی ہیں۔ جس میں فی طالب علم 712 روپے اخراجات ... تک پہنچتے ہیں۔ وجہ اس کی مہنگائی اور طلباء کی تعداد بڑھ جانا ہے۔ اس کے علاوہ ... ان چیزوں کا خیال رکھ کر مطبخ کی اس مد میں کل رقم 858292 روپے ہوگی۔

نمبر 10- متفرق اخراجات 50978 روپے ہوں گے۔ جس میں سے جو کچھ بچا وہ آئندہ بھی منتقل ہوگا۔

نمبر 11- آمد و رفت کی درکار ہوں گے 108000 روپے۔ آمد و رفت میں سے جو ... شامل ہوگا جو کہ مدرسہ کے کام پر کیا گیا ہو۔ ساتھیوں کا مشورہ ہے کہ اگر بیرون ملک احباب سے ملاقاتیں مختص کرادی جائیں تو اس میں مدرسہ کی خدمت کرنے کا اچھا موقع فراہم ہوگا۔ اسی غرض سے سال رواں میں قاضی فضل الرحمن صاحب نے امریکہ کا سفر کیا تھا۔ وہ تو اس کے اپنے ہی اخراجات کا سفر تھا۔ لیکن مدرسے کے لئے تقریباً 4000 ڈالر کے عطیات کا سرمایہ بھی ساتھ وصول کیا۔ خلاصہ یہ کہ آمد و رفت کی اس مد میں ارادہ ہے کہ بیرون ملک سفارت کو توسیع دی جائے۔

نمبر 12- العصر جو کہ ادارے کا ایک بے مثال ترجمان ہے۔ اکثر اس کی آمدنی اس کے اخراجات کو پورا کر لیتے ہیں۔ جس میں سالانہ فی پرچہ 100 روپے اور چاہنے والے احباب کے جانب اشتہارات شامل ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خسارہ واقع ہو ہی جاتا ہے۔ تعلیمی سال نمبر 8 کے لئے 54000 روپے مختص تھے۔ لیکن ساتھ ... ہے 4 ماہ کے ابھی تک 41400 روپے خرچ ہوا ہے۔ لہذا 10000 کے اضافہ کے ساتھ 54000 روپے۔ العصر کی اس مد میں درکار ہوں گے۔ یوں کل میزان 3695004 روپے ہوں۔

تعلیمی سال نمبر 9 کا مجوزہ تخمینی بجٹ

بجلی	138106 روپے
تنخواہ	729282 روپے
تعمیرات	1295967 روپے
فون	24560 روپے
ڈاک	19587 روپے
سٹیشنری	59653 روپے
ضیافت	32700 روپے
کتب	350000 روپے
مطبخ	858292 روپے
متفرق	50978 روپے
العصر	64000 روپے

اب 37 لاکھ روپے آئیں گے کہاں سے۔ تو جب اس نکتہ پر ہم پہنچتے ہیں۔ تو دینی اور دنیاوی کاموں کا نظام واضح ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیوی کام کا بجٹ اس وقت پیش کیا جاتا ہے۔ کہ یقین ہو کہ اتنی رقم ادھر سے آئے گی اتنی ادھر موجود ہے۔ خلاف دینی کام کے کہ اس میں یہ سوچ نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس کے دین کی خدمت کے بارے میں مانگیں گے۔ جس طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا الخ یعنی پہلے مجاہدہ ہوگا پھر مدد۔ پہلے مسائل بعد میں وسائل جبکہ دنیوی کام میں مسائل کی سوچ وسائل پر ہی موقوف ہوتی ہے۔ اس لئے یہ مجلس ہے طلبہ ہیں یا جتنے بھی جامعہ کے خیر خواہ حضرات ہوں وہ یہی دعا کریں گے کہ اے اللہ! اس میدان میں ہماری کمزور سوچ کے مطابق دین کے ان طلباء کی خدمت کے لئے یہ 37 لاکھ روپے درکار ہیں۔

اور آپ حضرات کا اس بجٹ پر دستخط کرنا بقول حاجی غیاث الامام صاحب کے کہ یہ عرش کی ایک کاپی ہے۔ یعنی یہ اللہ کے عظیم دربار میں ایک درخواست ہے اور ایک جرگہ ہے میرا ایمان اور عقیدہ ہے۔ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ اللہ فرماتے ہیں۔ جب بندہ میرے دربار میں ہاتھ اٹھاتا ہے۔ تو مجھے حیاء آتی ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کروں۔ پس یہ ضروریات اللہ غیر ہی سے پورا فرمائے گا۔ گزشتہ ایام میں دیکھیں تو العصر کی ایک قاری صاحب نے اس مد میں بھیج دیئے۔ اپنے چار بیٹوں کو ترغیب دی کہ چند طلباء کے ماہانہ اخراجات برداشت کریں۔ چنانچہ ان کی ترغیب پر ان کے بیٹوں نے چار طلباء کی ماہانہ فیس جو کہ فی کس 700 روپے بنتی ہے ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔

اور صرف یہ نہیں بلکہ زمین کی خریداری میں بھی ایک ، لاکھ الگ بھیج دیئے۔ تو یہ صرف العصر کی وجہ سے یعنی نہ کسی نے اس کو چندہ کے لئے کہا ہے اور نہ کوئی گیا ہے۔ تو یہ 37 لاکھ روپے اگر کہیں تو زیادہ بھی ہیں اور اگر کہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اگر آپ کا یہ اخلاص اور ایسے جذبات ہوں تو میرا عقیدہ ہے کہ دین کا کام اللہ کسی سے بھی لے تو لے سکتا ہے۔ رب کائنات نے جب فیصلہ کیا تو ہدہد اور ابابیل سے دین کا کام لیا۔ اب اگر اللہ ہم کو اس میدان میں قبول فرما دیں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہوگی۔

آپ حضرات کی یہ دستخطیں ہمارے ان مجوزہ بجٹ جن میں دورہ حدیث کا افتتاح مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراء للبنات کا اجراء اور اس میں 20 سیٹوں کی کلاس کا افتتاح یہاں پر مجلس تعلیمی کے مشورہ کے تحت 30 طلبہ کا اضافہ ، 3 اساتذہ ایک معلمہ اور ایک چوکیدار ، مجلس آراء کے مشورہ کے مطابق خریدے ہوئے مکانات کی منظوری پہلی میں درس نظامی کا افتتاح ، اور مجلس معائنہ کی رپورٹ کی ساتھ ساتھ اس سال 3695004 روپے کی منظوری پر دستخط۔ مشترکہ طور پر ہمارے جگر کی آواز ہے۔

آخر میں آپ حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ طلباء بھی آپ کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ یہ سب اللہ کی توفیق کے بغیر ناممکن ہیں۔ یہ ہمارا مشترکہ دین ہے اور

ہمارے تمام اساتذہ مولانا حسین احمد صاحب دیگر سب اساتذہ کرام اور بزرگ حضرات حاجی غیاث الانام صاحب، حضرت حکیم صاحب اور تم سب اسی کاروان کے اراکین ہیں۔اللہ قبول فرمائیں۔

ب جو بحث پیش کیا گیا۔اس کے بارے میں آپ جو تجاویز ہم کو دے سکتے ہیں۔یا جس نقطہ کو نہیں سمجھ سکے ہیں۔بلا جھجک آپ بیان کر سکتے ہیں۔مختلف تجاویز دی گئیں جن کی روشنی میں بجٹ تیار کیا گیا۔اس کے بعد حضرت حکیم صاحب دعا فرمائیں گے۔دعا کے بعد حضرت حکیم صاحب کی طرف سے آپ حضرات سے دعوت میں شرکت کی اپیل ہے۔

وما علینا الا البلاغ

اختتامی کلمات اور دعا محترم سرپرست اعلیٰ صاحب نے مجلس کی اختتامی کلمات فرما کر جامعہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی۔

بقیہ صـ ۲۳

ملفوظات کو جمع کر کے کتابی شکل میں مرتب کیا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس کے ساتھ ساتھ القاسم اکیڈمی نے اعلیٰ کمپوزنگ بہترین طباعت اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ کتاب کو چھاپ کر اس کو حسن ظاہری بھی بخشا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور مرتب اور ان کے ساتھ رضاء کارانہ خدمت کرنے والے کو دنیا و آخرت کی کامیابی سے نوازے اور اس خدمت کو اللہ تعالیٰ دربار عالیہ میں قبول فرما کر راہ نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

مرسلہ:۔ مشتاق احمد
مترجم صوبائی اسمبلی پشاور

قرآن مجید کی روشنی میں
انسان اور انسانیت
مولانا سعید الدین صاحب شیر کوٹی

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ ----------

"انسان اور انسانیت" موضوع اور حقیقت و ماہیت دونوں ہی کے اعتبار سے اہم بھی ہے اور پہلو دار بھی۔اسے سمجھنے کے لئے انسان کی خلقی نوعیت اور فطری تقاضوں کو زیر غور لانے کی ضرورت ہے۔قرآن مجید میں ﴿سورہ والتین﴾ میں فرمایا گیا ہے:

ہم نے انسان کو احسن انداز اور عمدہ ساخت میں بنایا۔

پھر ہم نے اسے انتہائی پستی پھینک دیا۔

سوائے ان لوگوں کے جو ایماندار ہوئے اور نیکوکار ہوئے۔

ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ انسان اپنی اصل خلقت میں اشرف اور اعلیٰ مخلوق ہے۔بشرطیکہ جوہر نہ بگڑے، زنگ نہ لگے، اور یہ اپنی آب نہ کھوئے۔ورنہ یہی انتہائی گھٹیا اور پست مخلوق بھی ہے۔واقف اسرار مولانا رومی نے جن کی مثنوی کے متعلق کہا گیا ہے۔

مثنوی معنوی مولوی *** ہست قرآن در زبان پہلوی

ہمیں ایک حکایت سنائی ہے۔

"کل ایک بزرگ کو دیکھا۔آباد شہر کے گرد اندھیروں میں چراغ ہاتھ میں لئے کچھ ڈھونڈ رہے تھے۔پوچھا حضرت کیا گم ہوا ہے۔اور کاھے

کی تلاش ہے۔ کہنے لگے میں انسان کی تلاش میں ہوں۔ میں درندوں
اور جانوروں میں رہتے ہوئے تنگ آگیا ہوں۔ میں نے کہا کہ اس کی
تلاش میں تو میں بھی بہت رہا۔ مگر انسان کا پتہ نہ پایا۔ اب آپ کی عمر
آخری ہے اب کیا ڈھونڈئے گا اور کہاں پائے گا۔ بولے کہ پھر تو میں
اس کی اور بھی زور شور سے تلاش جاری رکھوں گا۔ میری تو ساری عمر
کی عادت یہ ہے کہ جس کی تلاش دشوار ہو اس کی تلاش میں زیادہ سر
گرم ہوتا ہوں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان ایک قسم کا نہیں دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جو انسان نظر آتا [illegible]
ہے مگر انسان ہوتا نہیں' دوسرا وہ جو انسان تو ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھی انسانوں ہی کے ہجوم میں [illegible]
ایسا گم ہو جاتا ہے کہ چراغ لے کر ڈھونڈنا پڑتا ہے۔

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ انسان دوہری سی خصوصیات کا مالک ہے۔ وہ اشرف
المخلوقات ہے۔ مگر اسفل السافلین میں پہنچنے کے قابل بھی ہے۔ اس کے خمیر میں تلون ہے
وہ اصل میں بہتر ہے مگر بدتر بھی بن سکتا ہے۔ یہ نادر نمونہ تخلیق ہے کہ مٹی اس کی بے رنگ
ہے۔ ڈھلا یہ خوش رنگ ہے مگر بگڑ جائے تو بدرنگ ہے۔

بے شک انسان سلسلہ تخلیق کی اہم کڑی ہے۔ مخلوقات میں وہ خالق کا ایک شاہکار
ہے اور ایک سر نہانی وہ بھی اس درجہ کہ سر حقیقت یعنی ذات واجب الوجود کے کہیں آئینہ
ہی اس کا مقام ہے اور بعد از خدا مخلوقات میں درجہ ہے تو اسی کا۔ اسی ہی کا ایک اظہاریہ
ہے کہ کہا جاتا ہے۔ ﴿من عرف نفسه عرف ربه﴾ جس انسان نے خود کو پہچان لیا
اپنی حقیقت کی معرفت حاصل کرلی اسے رب العزت کی معرفت حاصل ہو گئی۔ گویا
دونوں حقیقتوں میں اتنا قرب ہے کہ ایک کے ساتھ دوسرے کی معرفت وابستہ ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے اپنے ایک واقعہ میں لکھا ہے کہ "ایک
زمانے میں خدا کی ذات و صفات پر زیادہ غور کر رہے تھے ذہن میں ہر وقت یہی دھن

رہتی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن مجھ سے اکبر الہ آبادی نے کہا "تم اس کے پیچھے کیا پڑے ہو۔ تم
اپنے متعلق سوچو کہ تم کیا ہو۔ تم نے اگر اپنے متعلق صحیح سوچ لیا اور اپنی حقیقت کو جان لیا تو
تم پر اس کی حقیقت بھی واضح ہو جائے گی۔ اگر تم نے سمجھ لیا کہ تم مخلوق ہو تو ظاہر ہو جائیگا
کہ وہ خالق ہے اسی طرح جو جو رخ اپنی حقیقت کا کھلتا جائے گا اسی کے مناسب اس کی حقیقت
بھی آشکار ہوتی جائے گی۔

یہ رتبہ اور مقام ہے انسان کا کامل ہو جائے اور کمال قرب پالے تو "بعد از خدا
بزرگ توئی قصہ مختصر" انسان کی بد قسمتی یہ رہی ہے کہ وہ اپنے اس درجہ و مقام کو سمجھنے میں
بھٹکتا رہا ہے۔ اس نے اپنی حقیقت اور درجے کو عقل سے سمجھنے کی کوشش کی اور عقل
بیچاری اتنا بھی نہ سمجھ سکی کہ تخلیق کی نوعیت اور مقصد کو سمجھنا اس کے دائرے سے باہر
کی بات ہے۔ جس وقت خود اس کا اپنا وجود نہیں تھا۔ اس وقت کی حقیقت وہ نہیں جان سکتی۔
اور ایک محدود مخلوق کے لئے ضروری نہیں بلکہ ممکن ہی نہیں کہ لامحدود وسعتوں تک اس
کی رسائی ہو۔ یہ تو وہ ہی بتائے گا جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ جسکی کوئی حد اور
حدودیت نہیں۔ جسکی کوئی ابتداء اور انتہا نہیں۔ "ہو الاول و الآخر و الظاہر و
الباطن" اسی کو صرف کو اسی کا یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انسان کی حقیقت پر روشنی ڈالے اور
بتلائے کہ انسان کون ہے کیا ہے کیسا ہے۔ اور اسے کیسا ہونا چاہیے۔

اس ذات برتر و اعلیٰ نے جو آیات بینات ہدایتیں اور علم حقائق بھیجا' حقائق شناسی کا
وہ حقیقی صحیح اور قابل اعتماد ذریعہ ہے۔

حق تعالی سبحانہ نے تو آدم کی تخلیق کے وقت ہی اس کی عظمت، نوعیت، حیثیت،
صلاحیت اور مقصدیت کو ایک نہایت ہی مختصر لیکن واضح عنوان سے ظاہر کر دیا تھا "اذ قال
ربك للملائكة انى جاعل فى الارض خليفه" - جب آپ کے پروردگار نے
فرشتوں سے کہا "میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اس ایک لفظ خلیفہ میں انسان اور انسانیت کی ساری حقیقت مضمر ہے۔ ظاہر ہے کہ خلیفہ نہ

اصل ہوتا ہے نہ اصل کا ہمسر بلکہ جن کا خلیفہ ہو اس کا وہ اور سبھوں سے بھی زیادہ تابعدار بندہ حکم ہوتا ہے- خلیفہ اصل کے برابر نہیں ہوتا مگر مالک کے بعد درجہ اسی کا ہوتا ہے سب کو اسی کے تحت رہنا ہوتا ہے- مالک سے خلیفہ کی ذات مختلف ہوتی ہے- بالکل مخت[illegible] مگر وہ اس کی صفات سے متصف ضرور ہوتا ہے- اس میں مالک کی جھلک اور پرتو ضرور [illegible] پڑتا ہے- تخلقوا باخلاق الله ومن احسن من الله صبغه وغیرہ ای[illegible] کو ظاہر کرتے ہیں- خلیفہ کے اختیارات ذاتی اور کلی نہیں ہوتے مگر بارگاہ مالک سے [illegible] کردہ کچھ اختیارات اسے حاصل ضرور ہوتے ہیں- خلیفہ کو اختیارات کے ساتھ ہی کچھ [illegible] داریاں بھی تفویض ہوتی ہیں- اسے اپنے مالک سے جتنا قرب ہوتا ہے اتنا کسی اور کو [illegible] ہوتا- حقیقی حسن کے قرب کا نتیجہ محبت اور تعلق خاطر پیدا ہوتا ہے- سو انسان کو اللہ [illegible] سے بحیثیت خلیفہ جتنا قرب زیادہ ہے اتنی ہی اسے اللہ تعالیٰ سے محبت بھی زیادہ ہونا [illegible] ہے- اس لئے فرمایا گیا کہ والذین آمنوا اشد حباً لله - جو ایماندار ہیں یعنی صحیح [illegible] ہیں وہ اللہ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں- محبت قرب خلافت ان سب کا تقاضا یہ [illegible] خلیفہ میں عبدیت اور بندگی بھی اپنے مالک کی پورے درجے کی ہو- اور اس کے ساتھ [illegible] بھی ضروری ہے کہ خلیفہ میں اپنے منصب وحیثیت کے مطابق اہلیت واستعداد بھی مو[illegible] -چنانچہ یہ سب چیزیں انسان کو ودیعت ہوئیں-

اس اجمال میں انسانی فطرت اوصاف اور مراتب کی پوری تفصیل سمٹ آئی ہے جو اہل [illegible] ادنی غور و تامل سے واضح ہو جاتی ہے-

پھر جب انسان کو زمین پر بھیجا گیا اس وقت اسے ہدایت اور راہ پانے کا اساسی اصول بتا[illegible] (فاما یاتینکم منی هدی فمن تبع هدای فلا خوف علیهم ولا هم یحزن[illegible] اگر تمہارے پاس میری کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا [illegible] اور بے خوف رہے گا-

تخلیق کے وقت انسان کی حقیقت واضح کر دی گئی- بعد میں دستور العمل دے دیا گیا [illegible]

[illegible] ے انسان انسانیت آشنا رہ سکے اور دنیا کی بھول بھلیوں میں جب بھی وہ انسانیت فراموش ہے انسانیت گم ہونے لگے تو وہ اسے تلاش کرنے کے قابل ہو- (کیونکہ انسان اپنے اور اپنی عقل کے بوتے پر تو اس قابل نہ تھا)- پھر ربانی ہدایتوں کا سلسلہ چلا- انسانیت کی ہدایتیں بھی [illegible]ئی رہیں- اور پیغمبروں کی شکل میں انسانیت کے جیتے جاگتے نمونے بھی بھیجے جاتے رہے- ان [illegible] آدم بھی تھے- نوح بھی تھے- ابراہیم بھی تھے موسیٰ اور عیسیٰ بھی تھے- ان پر لاکھوں درود و سلام تا آنکہ فخر موجودات سید المرسلین ختم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلہ پہنچا- دین انسانیت مکمل ہوا- کامل ترین انسان اور خیر البشر تشریف لائے-

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

انسانی ارتقاء اپنی تکمیل کو پہنچ گیا- دین مکمل ہوا- نعمت پوری ہوئی- اور رہتی دنیا تک کے لئے معیارات انسانیت سے آگاہ رکھنے کے لئے حیوان ناطق کو مصحف ناطق دے دیا گیا-

دوسرے لفظوں میں کہوں تو یہ کہوں گا کہ نبی آدم جب وحی سے اکتساب فیض کرے تب ہی اس میں انسانیت یا کمال انسانیت کا وجود آتا ہے- اسی لئے انسان کامل علیہ التحیۃ والسلام نے اپنا تعارف ان الفاظ میں بھی کرایا کہ انما انا بشر مثلکم یوحی الی - میں تمہارے ہی جیسا بشر ہوں- وصف خاص اور امتیاز یہ ہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے-

نبی کو وحی سے جو تعلق ہوتا ہے وہ تو ظاہر ہے کسی اور کو حاصل ہو نہیں سکتا اس لئے ان جیسا درجہ کمال بھی کسی کا نہیں ہوتا- لیکن بقدر ظرف جتنا درجہ کسی کو وحی کی تنویر حاصل ہو گا اتنا ہی اس میں انسانیت اور اس کا کمال موجود ملے گا-

انسانیت کی تخلیق دوسری مخلوقات سے بہت مختلف ہے اس میں ایک انفرادیت ہے اور امتیاز ہے- ایسا امتیاز جس کے بارے میں خلاق عالم نے فرشتوں سے بھی صاف فرمادیا انی اعلم مالا تعلمون - تم نہیں جانتے میں جانتا ہوں- ایسا امتیاز کہ نوری بھی اس کے ادراک سے قاصر تھے- تخلیق انسانی میں ایک فنی نزاکت و لطافت تھی جس کا ذوق و فہم

قدسیوں میں بھی نہ تھا وہ بندگی جانتے تھے۔بندہ انسان بھی تھا مگر اختیاری اطاعت وبندگی کے
ذائقے سے فرشتے نا آشنا تھے۔وہ سراسر خیر تھے مگر شر کی پنجہ آزمائی کی لذت سے نا آشنا وہ
راہ کے مزے اور کمال کیا جانتے۔ فرشتے ایک لگی بندھی مشین تھے جسے بہر حال اپنی
بندھی چال چلنا تھا اور انسان ایک خودکار مشین ہے جس میں ایک حد کے اندر اپنی چال بدلنے
کی گنجائش بھی ہے۔ تخلیق آدم میں وہ عظمت بھی تھی۔۔ جس کے آگے سرکش ناری کو بھی
جھک جانے کا حکم دیا گیا۔عبادت اس کی بھی اختیاری تھی مگر شر اس کی سرشت کا عنصر غالب
تھا۔ اس کی کاوش عبادت غرض مندانہ تھی وہ پہلے عبادت و اطاعت کے کار خیر میں
مصروف تھا مگر اس کا مقصد محض کسی کے لئے اطاعت کرنے اور اطاعت برائے اطاعت
کرنے کی بجائے ﴿خود عظیم وبلند مرتبہ بنتا تھا۔ یہ ابلیسیت تھی۔ یہ اس سرشار بے لوث
والہانہ جذبے سے بہت مختلف جذبہ تھا جو خاکی انسان کو ودیعت ہوا تھا۔ ابلیس کے ہاں
محرک عمل جذبہ ذاتی غرض نخوت اور نفسانیت کا تھا۔انسان میں محرک جذبہ محبت خالص
اور خالص للٰہیت کا تھا۔ ابلیس کا نظریہ ﴿بندگی برائے زیستن﴾ تھا اور انسان کا مطمع نظر
﴿زیستن برائے بندگی﴾ تھا۔ مختصر یوں سمجھ لیجئے کہ ایک خود پرست تھا دوسرا خدا پرست۔
خود پرست ابلیس تھا۔امتحان کا موقع آیا تو حقیقتیں بے نقاب ہو گئیں۔انسان بندہ خاکی حکم
مسجود بنا۔نوری مشینی انداز میں بے چوں وچرا تعمیل حکم بجا لائے۔ابلیس کی اطاعت کا بھرم
کھل گیا۔اندر کا شیطان ابھر آیا۔نقاب بندگی کو تار تار کر گیا۔اس نے عظمت انسانی کو اپنے
لئے چیلنج سمجھا کیونکہ وہ تو اطاعت کا بہروپ بھرے سینے میں اپنی عظمت کا بت چھپائے
ہوئے تھا۔ ﴿ابی واستکبر وکان من الکافرین﴾ اس نے انکار کر دیا، تکبر کیا
اطاعت کا چولا دم بھر میں اتر گیا، مطیعوں کی بجائے منکروں میں شامل ہو گیا اور راندہ
قرار پایا۔ابلیسیت کو چاک اور بے نقاب کرنے کے لئے ضرورت تھی بندہ خاکی کے
آنے اور قابل سجدہ بننے کی۔اور نوریوں کو اپنی طاعت بے اختیار پر ناز کرنے کے مغالطہ
کرنے کے لئے بھی ضرورت تھی اسی بندہ خاکی اور اس کے مسجود ملائک بننے کی ملائکہ نے

تو کہا تھا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس
لك کیا آپ زمین میں ایسی مخلوق پیدا کریں گے جو وہاں فساد و خونریزی کرے ہم ہمہ تن آپ
کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہیں۔چاہے انہوں نے جذبہ اطاعت گزاری اور نیت نیک ہی
سے کہا تھا کیونکہ ان کے خمیر میں تو خیر اور اطاعت کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش ہی نہ تھی۔
مگر اس صورت مغالطہ کی حقیقت بھی کھل جانی چاہئیے تھی اس کے لئے بھی تخلیق آدم کی
ضرورت تھی۔

اور خالق مطلق کی قدرت کاملہ کا ایک اظہار بھی تخلیق آدم سے ہونا تھا کہ نور و نار خیر و شر
مختار و بے اختیار کی تخلیق پر ہی سلسلہ ختم نہیں ہو جاتا وہ اور بھی بہت کچھ بنا سکتا ہے۔انہی
چیزوں کے امتزاج سے بھی وہ ایک نئی اور ممتاز چیز وجود میں لا سکتا ہے۔اس کا ہاتھ بند نہیں وہ
جو چاہے بنا دے جب چاہے بنا دے جس کو جیسا چاہے بنا دے۔۔جس کو جس لائق چاہے کر
دے۔چاہے نور سے سجدہ کرائے چاہے تو نار کو بے بس ولاچار کرے۔چاہے خاک کو شہکار و
سردار کرے، اور اس کو حقیقتاً اس کا حقدار کرے۔یخلق ما یشاء اور وھو علی کل شی
قدیر کا ایک اور بھر پور اظہار ہو جائے۔

تخلیق آدم کی یہ چند حکمتیں بھی ہو سکتی ہیں باقی اپنے بھید وہ خود جانے اس کے سب اسرار اور
حکمتوں کو جاننا نوری ناری خاکی کس کے بس میں نہیں سوائے اتنے کے جتنا وہ خود بتا دے۔
"ولا یحیطون بشی من علمه الا بماشا علوم الٰہیہ میں سے اتنا ہی حصہ پایا جا سکتا ہے
جتنا وہ کسی کو عطا کر دے، اس لئے جتنا کچھ کسی حقیقت کو پایا جا سکتا ہے وہ صرف اس کے عطیے
سے اتنا ضرور ہے کہ انسان کو جس طرح پہلی مخلوقات سے اور چیزوں میں ارفع اشرف افضل
و احسن التقویم بنایا گیا اسی طرح اسے علم کا بھی اپنے پہلوں کے مقابل حصہ وافر ملا جو نہ
فرشتوں کو حاصل نہ ابلیسوں کو نہ دوسروں کو اسی پر فرشتے سر تسلیم خم کر کے پاکی بیان کرتے
ہوئے بول اٹھے سبحانك لا علم لنا الا ماعلمتنا انك انت العلیم الحکیم -پاک
ہے تیری ذات ہمیں کچھ علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے بتلا دیا- تو ہی علم و حکمت والا ہے-

Scanned with CamScanner

فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "انی اعلم مالا تعلمون" جو تم نہیں جانتے وہ میں جانتا ہوں۔ میں اس بندہ خاکی سے اللہ تعالیٰ کا ایک تعلق خاص انس اور لگاؤ بھی جھلکتا ہے۔ اس لئے کہ ﴿سر دلبراں﴾ کا پوشیدہ رکھنا محبت و تعلق کی ایک ریت ہے۔ اخفاء حال عمدگی حال ایک نشان بھی ہوتا ہے۔ اور وہ مخفی کے حسن اور کمال کی ایک دلیل بھی ہوتا ہے۔ جب التفات خاص کی یہ نعمت مل جائے بھلا اس کی سرشاری کا کیا کہنا۔ اس کا مقابل کون ہو سکتا ہے پھر تو دل ہر قطرہ سازانا البحر بن کر نعرہ لگاتا ہے۔

﴿ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا﴾۔ پھر تو خاکی کا دماغ بھی عرش پر پہنچ جائے۔ جب سرچشمہ وجود کا تعلق و محبت مل جائے یہ ایک فخر ہی بطور تمغہ افتخار کافی ہے۔ فنکار کے خالص لگاؤ ہی سے فن پارہ شہکار بن جاتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس سے انسان کی اصل تابانی ہے یہیں سے انسان کی فطرت اور خمیر میں چاہت محبت اور انس کے عناصر شامل ہوئے ہیں۔ روح کے ساتھ ہی روح محبت بھی انسان کے کالبد میں داخل ہو گئی۔ اب وہ سوزاں بھی تھا منور بھی، اور عبد کامل بھی۔ اس میں تڑپ بھی تھی، علم بھی تھا اور عمل بھی اور ایک حسین امتزاج تھا نور نار خاک اور علویات کا۔ اس میں دیوانگی بھی تھی اور فرزانگی بھی، اس میں جلال بھی تھا اور جمال بھی۔

فرشتے اختیاری محبت کی جنس گرنمایہ کو کیا محسوس کرتے۔ وہ حکم کے بندے تھے اور ان کی اطاعت ایسا پھول تھی جو بے باس ہو۔ اس کے برعکس چاہت اور محبت کا جذبہ بے اختیار جب بااختیار خود اختیار کیا جائے اور اس کے تحت اطاعت و بندگی ہو تو یہ ایک مہکتا پھول ہوتا ہے جس کی مہک دور دور تک پھیلی پڑتی ہے۔

انسان کو منجانب اللہ اختیار کی نعمت اور اعزاز بھی ملا اور محبت کی نعمت خاص بھی۔ اسی لئے کامل انسان ہوا وہ حبیب و محبوب خدا ٹھہرا اور جس نے جتنا کمال انسانیت پایا اتنا ہی محبوب ہو بنا۔ اور اسی واسطے انس انسانیت کا ایک عنصر اہم سمجھا گیا۔ یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

نعمت جتنی عظیم ہو حق نعمت بھی اتنا ہی عظیم ہوتا ہے۔ محبت الٰہی کے ساتھ ہی بندے کے حق بھی آیا کہ وہ بھی اپنے مہربان کو چاہے۔ محبت اپنے جواب میں محبت و وفا ہی چاہتی ہے یہ اس طرح انسان میں محبت و محبوبیت دونوں نشانیاں جمع ہو گئیں۔ کمال تھا جس نے یوں پیدا کیا اور مکمل تھا جو پیدا ہوا۔ یہ مقام ہے اس کا جو

خاکی ہے مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند

یہی خاص خلقت بشری کا نتیجہ تھا کہ ﴿امانت الٰہیہ﴾ کا بار اٹھانے کے لئے عظیم و برتر خدا کے عظیم حقوق کو ادا کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے کائنات میں کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ سوائے اس بھولے اور نادان انسان کے۔ "انا عرضنا الامانة على السموت والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جہولا" ہم نے امانت آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کی مگر انہوں نے انکار کیا اور ظلوم جہول انسان نے اس کا مکلف بننا قبول کیا۔ ذمہ داری قبول کرنے اور اسے ادا کرنے پر کمربستہ ہونے کا انسانی زندگی میں یہیں سے آغاز ہوا۔ یہ اس کی عملی زندگی کا نقطہ اولین قرار پایا اور وہ بھی اس ادا سے کہ۔

آغاز سے بے پروا انجام سے بیگانہ — پروانے کی دنیا ہے بیتابی پرواز

یوں فطرت محبت کے ساتھ ہی انسان کے خمیر میں شامل ہو گئی تھی اور عملی اقدامات اس کے عملی مظاہر تھے۔

خالق نے اپنے بندہ بے مقدار سے جو تعلق اور لگاؤ رکھا تھا اب ﴿بے نیاز از ہمہ عالم چہ بلند و چہ پست﴾ ہو کر بار امانت اٹھانا بندے کی طرف سے اس کا پہلا جواب تھا۔ اور پہلی حق ادا ہوا۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید — قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

محبت و عشق اور ادائے حق کے سلسلے میں یہ نادانیاں اور اپنے ساتھ زیادتیاں یہی تو سرمایہ

افتخار اور سامان صد کامرانی ہوتی ہیں اسی پیار سے تو مزید پیار حاصل ہوتا ہے اور پیار کی وج
بھی پیاری ہو جاتی ہے -اور یہی نوعیت ہے اس مقام پر انسان کے ظلوم وجہول ہونے
کہلانے کی -بار امانت اٹھا کر انسان نے عملاً اپنے اوپر عائد ہونے والی ذمہ داریاں اور حقوق
کرنے کا عہد کرلیا، یہ عملی انسانیت کی خشت اول تھی-

عملی طور پر انسان کی بڑی مشکل ایک ہے مگر اسی پر اس کے امتیاز اور عظمت و
کا انحصار ہے -وہ یہ کہ انسان تضادات اور دو انتہاؤں کے درمیان ایک نقطہ توازن پر قائم
-ایک طرف پہلے تو حیوانیت کے گہرے غار اور پستیاں اور دوسری طرف بڑھے تو
الوہیت کی ہیبتیں اور پابندیاں قدم ذرا ادھر ادھر ہو تو بہر صورت انسانیت غائب - حیوان
جائے تو انسان نہیں رہتا -اور نعوذباللہ کوئی دعوی خدائی کرنے کی (یا ہیچو قسم) کینگی کر بیٹھ
بھی انسان نہیں رہتا -انسانیت تو ایسی درمیانی نقطہ توازن واعتدال پر سنبھلے رہنے کا نام
انسان کا منصب صحیح خلافت ہے جس کے ایک طرف اشرفیت ہے یعنی انسان ہر
اشرف بلند ہے -دوسری طرف عبدیت ہے کہ انسان رب العزت کے سامنے
لاچار اور ہیچ ہے -یعنی ایک طرف سربلندی ہے -تو دوسری طرف سرفتادگی اور
اپنے اپنے درجے میں انتہائی-

اسی طرح انسان کو مجبور اپیدا نہیں کیا گیا -اسے مختار رکھا گیا ہے یہاں ایک
خیر کی منزلیں اور کامرانیاں ہیں دوسری طرف شر کی رنگینیاں اور جاذبیتیں ہیں -
انسان پر یہی عالم گذر سکتا ہے کہ -

ایمان مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

ایسے ہی انسان کو محبت ملی تو وہ بھی اس شان سے کہ اس میں ایک طرف
جذبہ ہے تو دوسری طرف چاہے جانے کا رجحان ہے -کسی کو اپنا بنا لینے کو جی چاہتا ہے
ہو کر رہ جانے کو بھی دل مانگتا ہے کسی کو اپنا لینا بیشک کمال ہے لیکن کسی کا ہو کر رہ
جوکھوں کا کام ہے اور یہ دونوں ہی کمال انسان میں جمع کر دئے گئے ہیں-